یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرون ہند ... ... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے ... ... سے ... للعہ ... عام

طلبا اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ... للعہ ... عام

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید علم اور خبریں مفت درج ہون گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت

جلد ۶ | امرتسر ۲۷ شوال ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۸ فروری ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۴

امرتسر ۲۷ شوال ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۸ فروری ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۴

علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۱۱ فروری ۱۹۰۱ء)

عام الحزن ۱۸۶۱ء ملکہ معظمہ کی زندگی مین سخت منحوس برس تہا۔ اس مین انہون نے عمر بہر کے عیش اور آرام کا خمیازہ کہینچا اور وہ بے لطفی ہوئی کہ مادام الحیات باوجود ہر طرح کے سامان آسایش کے زندگی وبال جان ہوگئی۔ مارچ کے مہینے مین انکی والدہ ڈچز اوف کینٹ کا انتقال ہوا۔ ماں اور پہر ایسی شفیق ماں کا اس طرح عمر بھر کے لئے جدا ہو جانا کیسا سخت حادثہ تہا۔ یہہ ایسی والدہ تہی جسمین علاوہ اس فطری محبت کے جو ہر ایک عورت کے لئے اپنی اولاد کے واسطے ودیعت ہے قابلیت اور تربیت کا مادہ بہی علی وجہ الکمال موجود تہا۔ ہر چند ڈیوک کی وفات کے بعد پردیس مین بالکل تنہا پڑی ہوئی تہی اور ایسی لوگون سے سابقہ تہا جنکی زبان رسم و رواج اور طرز معاشرت سے مطلق بیگانہ تہی اور نام لینے کو بہی کوئی ایسا دکہائی نہ دیتا تہا جسکی زبان سے کلمہ خیر تک وقت پر نکلے۔ مگر مامتا کی ماری اپنے لخت جگر سے ایک آن واحد کے لئے بہی مفارقت گوارا نہ کی۔ اور باوجود اس وفور محبت کے اوسکی تعلیم تربیت اور تہذیب اخلاق سے دم بہر بہی غافل نہ رہی اور بچپن مین اس اسلوب سے تربیت کیا کہ یہہ حسن اخلاق اور پسندیدہ اطوار جو ملکہ محترمہ سے مادام الحیات سرزد ہوئے سب اوسی کی اعلے تعلیم کے نتیجہ تہے۔ اب مقام غور ہے کہ ایسے شفیق کا سایہ سر سے اٹہہ جانا کتنا شاق تہا۔ مگر واہ رے استقلال کہ بڑے صبر و ثبات سے اس مصیبت عظمی کو برداشت کیا۔

ملکہ محترمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین "کہ پہلے البرٹ کمرے کے اندر گیا جب وہ وہان سے روتا ہوا نکلا تو میرا ماتہا ٹہنکا کہ اب خیر نہین۔ مگر پہر بہی جی کڑا کر کے مین اندر گئی تو دیکہا کہ دہ تکیہ کے سہارے ظاہرا بیہوشی مین۔ ظاہر مین تو کوئی فرق معلوم نہ ہوتا تہا۔ یہہ دیکہکر مین گہٹنے ٹیک کر سامنے ہو بیٹہی۔ اور ہاتہہ پکڑ کر چومنے لگی اوسنے آنکہین تو کہولین مگر مجہے مطلق نہ پہچانا۔ مجہے خاصکر اسبات سے سخت قلق ہوا کہ ہائے کیسی بری گہڑی ہے کہ یہہ اپنی اوس اولاد کو پہچان نہین سکتی جسے اُس نے بڑے چاؤ سے برسون گودی مین کہلایا تہا۔ ڈاکٹرون سے جو مریض کی حالت پوچہی تو انہون نے بہی کہا کہ اب زیست کی امید مطلق نہین اور سب سے بڑی ردی علامت یہہ ہے کہ اوسکا دماغ صحیح نہین رہا۔ رات بہر اسی طرح آنکہون مین کاٹی اور صبح ساڑہے نو بجے وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئین"

اِس تاب فرسا مصیبت سے ابہی ہوش نہ آئی تہی اور یہ زخم ابہی بہرا ابہی نہ تہا کہ کارکنان قضا و قدر نے اُسپر ایک ایسا چرکا لگا دیا کہ رہی سہی امیدون کا خاتمہ ہوگیا اور ملکہ معظمہ پر وہ ستم کا آسمان ٹوٹ پڑا جسکے دردناک اثر سے اونہون نے عمر بہر پہر نجات نہ پائی اور جسکو انہون نے پورے چالیس سال اس وضعداری اور دیانت سے نبہایا جسکی نظیر زمانے کی تاریخ مین بہت کم موجود ہے یہہ پرنس البرٹ کی جوانمرگی کا جانگداز واقعہ ہے جو اوسی برس کے دسمبر مین واقع ہوا۔ پرنس تہوڑے ہی روز بخار مین مبتلا رہا مگر کوئی ایسے علامات نہ تہے جن سے کچہہ خدشہ ہوسکے لیکن آخر کو جب بخار کی مدت بڑہ گئی تو تردد ہونے لگا۔ علاج مین بڑا اہتمام تہا۔ کوئین ہر وقت بہ نفس نفیس بیمارداری مین مصروف رہتی اگرچہ غذا اور دوا کا اہتمام جیسا چاہیئے سب کچہہ تہا مگر قضائے آسمانی کو بدلنا طاقت بشری سے بالکل باہر ہے آخر کار ۱۴ دسمبر کو ڈاکٹرون کو سخت فکر پیدا ہوا۔ انہون نے ہر چند کوششین کین مگر ایک بہی کارگر نہ ہوئی۔ اور رات کے ۱۱ بجے کے قریب پرنس بہی داغ مفارقت دے گیا۔ یہ حادثہ علیا حضرت کے لئے سخت دل شکن تہا۔ بلحاظ اُس محبت کے جو آپکو اپنے شوہر سے تہی اور باعتبار اون پسندیدہ عادات کے

جو آنجہانی مین تھے۔ اکثر جان نثارون کو یہ اندیشہ ہوگیا تھا کہ کہین معاملہ ہی برگرگون نہ ہوجائے اور علیاحضرت بھی اپنے شوہر کے ساتھ ہی سفر آخرت اختیار کرکے رفاقت کا حق ادا کرین اور ایسا ہونا کچھہ عجائبات سے نہ تھا۔ مگر اُس وقت پرنسس ایلس نے جو آپ کی صاحبزادی اور اون دنون نقط اٹھارہ برس کی تھی وہ کام کیا جو ایک پرانی دیرینہ سال ندیم سے نہ ہوسکتا۔ اگرچہ خود بھی ایسے شفیق باپ کا صدمہ اوٹھائے ہوئے تھی مگر اس خیال سے کہ کہین باپ کو روتے روتے ماں سے بھی ہاتھہ نہ دھو بیٹھون اوسنے اپنے رنج اور غم کو پس پشت ڈال کر اس عزم اور استقلال کے ساتھہ والدہ کی خبرگیری اور تیمارداری کی جو بہت کم دیکھنے مین آتی ہے۔ پہلا کام جو اس سعادتمند لڑکی نے کیا وہ یہہ تھا کہ کوئین کو اوسبرن مین لیگئے۔ تاکہ تبدیل مکان سے کسی قدر غم غلط ہو اور ہر وقت مرگ اور بیماری کے حالات اور اونکے محل وقوع پیش نظر نہ رہین۔ اور دوسرا ایک گھڑی بھر کے لئے بھی ماں سے جدا ہونا اپنے اوپر حرام کیا۔ ایسی اور بہت سی تدبیرین کین جن سے علیاحضرت کی توجہ اُس طرف سے منعطف ہوکر کسی اور طرف کو مائل ہو۔ اگرچہ رفتہ رفتہ وہ غم کی شدت نہ رہی۔ مگر پرنس ایلبرٹ کی موت کچھہ ایسی موت نہ تھی کہ مطلق نسیاً منسیاً ہوجائے۔ یہہ غم علیاحضرت کے رگ وپے مین ساری ہوکر جزو بدن ہوگیا اور باوجودیکہ آپ اوس واقعہ کے بعد چالیس برس زندہ رہین مگر کبھی نہ بھولین۔ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ جوبلی کے دن جو واقعی بڑی خوشی کا دن تھا آپ اپنے سر سے وہ ماتمی چادر اتار دینگی جو اپنی بیوگی کی یادگار مین آپ ہمیشہ پہنتی رہین۔ مگر اُس دن بھی جب گرجے مین نماز شکریہ کے لئے تشریف لیگئین تو بدستور موجود تھی۔ ڈایمنڈ جوبلی کے روز حالانکہ ڈیوک آف کناٹ نے خواہش بھی ظاہر کی۔ مگر آپنے اپنی وضع کے خلاف نہ کیا۔

دیگر خاندانی حادثے ملکہ معظمہ کی عمر چونکہ نسبتاً زیادہ ہوئی اس سبب سے اونہین بڑی بڑی اندوہناک مصیبتون اور غمون کا مقابلہ بھی کرنا پڑا ہے من طال عمرہ اکثر ھموما۔ اگرچہ بادشاہ ہمیز اور بادشاہ بھی کیسی زبردست کہ روئے زمین مین اس سطوت اور جبروت کا بادشاہ نہ ہو لیکن اگر اونکے اپنے روزنامچہ کو غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ بہت ہی مصیبتون مین مبتلا رہین اور بڑی جگرداری سے اون سب کے مقابلہ مین سینہ سپر کرتی رہین۔ پرنسس ایلس جیسی سعادتمند لڑکی کا گذر جانا۔ ڈیوک اوف البنی جیسے خلف الرشید کا عین عالم شباب مین قضا کرجانا ڈیوک اوف ایڈنبرا جیسے جوان بیٹے کا پردیس مین مرجانا۔ ایک دل شکستہ ماں کے لئے کتنے سخت حادثے ہین۔ کچھہ اسی پر بس نہ ہوئی۔ پرنس اوف ویلز کا سب سے بڑا بیٹا جو قانوناً وارث تاج و نگین تھا عین عنفوان شباب مین اونکے سامنے تھوڑے ہی دن بیمار پڑکر چل بسا۔ ڈیوک اوف ایڈنبرا کا اکلوتا بیٹا بیس برس کی عمر مین فوت ہوگیا اور بہت سے پوتے پوتیان اسی طرح یکے بعد دیگرے آپ کے دیکھتے دیکھتے چلدیئے اور آپکے دل کو جو پہلے ہی سے زخم کھائے ہوئے تھا چرکے پر چرکا دیئے گئے۔ مگر الحمد رے استقلال اور تسلیم و رضا کہ کوئین وکٹوریا نے بڑی عالی ہمتی سے ان سب مصائب کو جھیلا اور زبان سے اُف تک نہ کی۔ گو زبان پر حرف شکایت کبھی نہ آیا۔ مگر آخر دل ہی تو ہے کیونکر نہ ٹوٹتا۔ ان مصایب نے آخر کار یہہ اثر کیا کہ آپ کی آخر زندگی بالعموم ان صدمون کے سبب سے سخت تلخ رہی اور کسی چیز مین خوشی نہ ہوتی تھی۔ اگر اونہین اطمینان یا فرحت تھی تو فقط اپنی کانشنس کی جس مین سوائے صداقت اور راستبازی کے اور کچھہ نہ تھا۔ اور یہ ایک ایسی تسلی تھی جسکی بدولت آپنے اپنی گرانمایہ زندگی کے دن فراغت اور حوصلہ سے کاٹے۔ اگر یہ تسلی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی حوصلہ مند کیون نہ ہو اتنے دنون زندہ رہ سکے۔ *

ہم پچھلے ہفتہ مین وعدہ کرچکے تھے کہ بشرط فرصت **انجمن حمایت اسلام** کی مفصل کارروائی کسی آیندہ پرچہ مین لکھین گے۔ اگرچہ اس دفعہ بھی جیسا کہ چاہئے قلت گنجایش کے سبب سے ہم اس قومی مجلس کا حق ادا نہ کرسکے تاہم ہمدردان قوم متون کا کافی شکریہ ادا نہین کرسکتے جو ابتدا سے آجتک اُس سے

خلوص مین آئی ہین۔ مگر تاہم اس غرض سے کہ ہمدردان دینی کسی قدر زیادہ اسکی طرف متوجہ ہون ہم اوسکے ازبسیار اور یکے از بے شمار لکھنے پر کفایت کرتے ہین۔ یہہ انجمن سنہ ۱۸۸۴ء مین لاہور مین مرتب ہوئی اس سال اس نے فقط اپنے مقاصد اور اغراض کی اشاعت عام طور پر کی۔ مختصر طور پر مقاصد یہ تھے :- (۱) مخالفین مذہب کے جواب مہذب طریق پر دینا۔ (۲) مسلمانون کے لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم۔ (۳) اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت اور دینی اور دنیوی تعلیم کا شوق دلانا۔

دوسرے برس سنہ ۱۸۸۵ء مین کسی قدر ترقی کی اور ایک واعظ بھی مقرر کیا جو جا بجا اسلام کی منادی کرے اور شہر لاہور مین پانچ زنانہ مدرسے جاری کئے۔ اس سال قریب آٹھہ سو روپیہ کے آمدنی ہوئی اور قریب چار سو کے خرچ۔

سنہ ۱۸۸۶ء مین پانچ اور زنانے مدرسے قایم کئے یعنے بجائے پانچ کے دس مدرسے ہوئے اور سب سے بڑھکر یہہ کام کیا کہ یہہ قومی مدرسہ جو عنایت الٰہی سے آج کالج کے معزز لقب سے مشہور ہے اور جس سے بیسیون طالب علم اپنے اپنے مقاصد مین کامیاب ہوکر نکلے ہین اسکی بنیاد یکم محرم سنہ ۱۳۰۴ھ مین پرائمری مدرسہ کی صورت مین رکھی۔

سنہ ۱۸۸۷ء مین دو اور زنانے مدرسے ایزاد ہوئے اور رؤسا باغبان پورہ نے جو ابتدا سے آجتک اس انجمن کے سرگرم حامی رہے ہین اپنے مکان ایک زنانہ مدرسہ اسی کی شاخ کے طور پر جاری کیا۔ اسی برس سب سے مفید کام جو انجمن نے کیا وہ یہ تھا کہ ایک **یتیم خانہ** کھولا۔ جسکا انتظام اس وقت بفضل خدا نہایت اعلے درجہ پر ہے۔ یتیم بچون کی تعلیم تربیت اور پرورش نہایت ہی قابل تعریف طریق پر ہوتی ہے۔ یورپین افسران جنہون نے یتیم خانہ کا وقتاً فوقتاً ملاحظہ کیا ہے اسکے انتظام کی بہت پُرزور الفاظ مین تعریف کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۸۸ء مین اغراض انجمن مین ایک نافع اور ضروری تجویز ایزاد کی گئی اور وہ یہ تھی کہ اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری کے فواید سے آگاہ کرنا۔ زنانہ مدرسون مین ایک اور مدرسہ کی ایزادی ہوئی۔ اور تالیف کتب کا سلسلہ زیادہ تر سرگرمی سے جاری ہوا اور نصاب صبیان مین زیادہ اہتمام کیا گیا۔

سنہ ۱۸۸۹ء مین مدرسہ مین جو ابتک پرائمری حالت مین تھا مڈل سے اوپر ایر کی ایک جماعت تک تعلیم کا انتظام جاری ہوا۔

سنہ ۱۸۹۰ء مین پوری انٹرنس تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا اور ساتھہ ہی بورڈنگ ہوس بڑے اہتمام سے کھولا گیا جس کا انتظام اس وقت ایسا اعلے درجہ کا ہے کہ جو آرام و آسایش لڑکون کو وہان ہے وہ اپنے گھر دن مین بھی نصیب ہوتا ہوگا۔ اور جس عمدہ طرز سے وہان بچون کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کیجاتی ہے وہ کسی اور بورڈنگ مین مشکل سے ہوتی ہوگی۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین موجودہ شاندار عمارت تیرہ ہزار مین خریدی۔ اور اسی انجمن کی درخواست پر ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے مراحم خسروانہ سے ایک سرکلر تمام صوبہ پنجاب مین اس مضمون کا جاری فرمایا کہ جتنے مسلمانون کے لاوارث اور یتیم بچے، غریب خانون۔ پاگل خانون۔ عدالتون اور ہسپتالون مین آئین اور اونکا کوئی خبرگیر ثابت نہ ہو وہ سب کے سب انجمن کے سپرد کئے جائین۔

سنہ ۱۸۹۳ء مین مدرسہ کو وسعت دیکر کالج قایم کیا گیا۔ مگر مالی ضروریات کے سبب سے فقط ایف اے کلاس تک اُسکا اجرا بالفعل مناسب سمجھا گیا۔

غرضیکہ یہ ترقی بتدریج اس درجہ تک پہونچی کہ اب عنایت الٰہی سے وہی مدرسہ جو ایک دن پرائمری سے زیادہ وقعت نہ رکھتا تھا ایک شاندار کالج کی صورت مین ابنا وطن کے سامنے دکھائی دے رہا ہے اور وہ انجمن جو ڈبی بازار مین دو روپیہ ماہانہ کرایہ کے مکان مین اپنا اجلاس کیا کرتی تھی آج بیس ہزار روپیہ کے مکان مین اپنا کاروبار کرتی ہے۔ اور باوجود اسکے بھی وہ وسیع مکان اوسکی ضروریات کے لئے کافی نہین سمجھا جاتا جس انسٹی ٹیوشن سے دس پانچ طالبعلمون کا کامیاب ہوکر نکلنا حیرت اور تعجب کی نظر سے دیکھا جاتا تھا آج سینکڑون ایسے نوجوان ہونگے جو اوسکی برکات سے مستفیض ہوکر قوم اور ملت کے لئے مایہ ناز ہین۔ اگرچہ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ ہمدردان قوم نے اس انجمن کی امداد مین حتی الوسع

مسافر جہاز۔

سلسلہ کیلئے دیکھو جہاز ۱۲ فروری

روانگی جہاز کی کیفیت:۔ جس جہاز پر ہم روانہ ہوئے یہ جہاز حاجی قاسم صاحب سیٹھ کا ہی جو بمبئی کے نامور اور مشہور تاجر ہین۔ انکی دینداری اور حاجیون پر شفقت و مہربانی بھی زبانزد ہے کئی جہاز آپکے چلتے ہین۔ ایک آگبوٹ انکا جس کا نام زیدہ تھا سال ڈوب گیا۔ جس جہاز پر ہم سوار ہوئے اسکا نام اشرف ہی۔ مگر یہ نام اسی تبیل سے ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور اس جہاز کا پہلا نام غالباً کشمیری تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ نام کا بدلنا بدنامی کیوجہ سے ہوا۔ واللہ اعلم۔ صاحب مجسٹریٹ وغیرہ تو سوار کرکے سٹیمر پر واپس چلے گئے۔ اب یہان طوفان بے تمیزی شروع ہوا۔ جسنے جو جگہ پائی اور جس قدر جگہ پر جو کوئی قبضہ کرسکا اوسنے اپنا بستر اجالیا۔ کسی کو کم جگہ ملی کسی کو زیادہ کوئی تلاشی مین پڑا رہا۔ اب اسباب جو ہر ایک کا ایک جگہ جمع تھا اوسے لینا شروع ہوا۔ اوس اسباب کے لینے مین جس قدر باہم جنگ و جدل ہوا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اگر بفرض وقت افسر جہاز سختی نکرتے تو دو ایک کا خون ہوجاتا۔ اس کھینچ تان مین بہت اسباب خراب ہوا یہ حاجی دیکھ کر ہم ملازمین قرنطینہ اور حکام چاٹگام کی خوشنطقی یاد کرتے تھے کہ کس خوبی سے حاجیونکا اسباب چڑھایا۔ اور اوتارا ہے کہ حاجیون کو خبر بھی نہین ہوئی اور نہایت حفاظت سے اسباب رکھا گیا۔ اور اوتارا گیا۔ اگر ملازمین جہاز حکام قرنطینہ کیطرح نظم کرتے تو عمدہ نظم ہوسکتا تھا۔ مثلاً جگہ کی تقسیم مین ابتدا سے نزاع رہا۔ اور اب تک برابر رہتا ہے۔ ممکن تھا کہ فہرس پہلے سے جگہ کے حصے کردیتا۔ کیونکہ حاجیونکی تعداد پہلے سے معلوم تھی۔ اور گورنمنٹی انتظام تو نہایت ہی کمی ہوسکتی تھی۔ پہر پہلے سے تقسیم کرکے کیا دشوار تھا۔ اسباب کو اوٹھانے مین جو دقتین ہوئین یہ بھی رفع ہوسکتی تھین۔ مثلاً تھوڑا تھوڑا اسباب سٹیمر سے اتارا جاتا تھا۔ منتظم جہاز خلاصی اور قلیون کو حکم دیتے کہ جو اسباب اترے اوسکو اٹھاکر کپتان صاحب کے کمرے کے نیچے جو راستہ ہی اسمین ایکطرف کو علیحدہ علیحدہ برابر رکھتے جاؤ۔ اور ایکطرف کھڑے ہوکر دو دو تین تین حاجیون کو اوسطرف نکالتے اور کہتے کہ جو اسباب تمہارا ہو لیتے جاؤ۔ اگر انکا اسباب ہوتا تو لیتے جاتے ورنہ آگے کو چلے جاتے۔ دوبارہ سہ بارہ دورہ مین آکر لیتے رہتے۔ یہ تدبیر جو حاجیونمین ہوئین اور افسرون کو دقت مین پڑنیکے علاوہ زدوکوب کی بھی نوبت پہونچی۔ کچھ نہ ہوتی۔ اس کے بعد کا حال سنئے۔ رمضان کا مہینہ۔ اکثر قریب کل حاجیونکے روزہ دار تھے۔

جہاز مین پانی کی حالت شام کو پانی مانگا گیا۔ معلوم ہوا کہ آج نہین ملیگا۔ سخت مشکل پڑی۔ قرنطینہ مین تو بذریعہ اشتہار کے اور بذریعہ ملازمین قرنطینہ معلوم ہوتا کہ کوئی چیز ہمراہ نہ لیجاؤ۔ ہر چیز جہاز پر ملیگی۔ اوس مین کوئی قید نہین کہ ایک روز کے بعد ملیگی۔ اب جنہون نے سرکار کے اعلان پر اعتماد کلی کرکے کھانے پینے کی چیز ہمراہ نہ لی تھی۔ اونہین بڑی دقت کا سامنا ہوا۔ مگر بعد کو معلوم ہوا کہ پانی مول ملتا ہے۔ اور ایک آنہ کو چھوٹے لوٹے مین کسی جگہ سے ملسکتا ہی خیر روزہ کی وجہ سے زیادہ ضرورت تھی۔ لوگ پانی خرید لاتے۔ اور نہ ہونیکی صورت مین ایک آنہ لوٹا بھی غنیمت معلوم ہوا۔ دوسرے روز جمعہ تھا۔ اور ۹ بجے جہاز کی روانگی مقرر تھی۔ وہ اپنے وقت پر روانہ ہوا۔ پانی کی قلت تھی۔

انجام مین جب حاجیون نے غل مچایا۔ تو اونہین بٹہا نا پڑا۔ پہلے روز تو پانی اچھا ملا۔ پھر تو سمندر کا جوش کیا ہوا پانی ایسا بدمزہ ملنے لگا کہ پینا بہت دشوار تھا۔ زیادہ پیاس لگنے پر گھونٹ دو گھونٹ پی لیا جاتا تھا۔ حاجیون نے ملاش کی کہین اچھا پانی بھی ملتا ہے یا نہین تو معلوم ہوا کہ حکام کا تو کیا ذکر ہے تمام خلاصی اور بھنگی وہ عمدہ پانی پیتے ہین جو حاجیونمین ہوئین اور افسرون کو دقت مین پڑنیکے علاوہ زدوکوب کی بھی نوبت پہونچی۔ کچھ نہ ہوتی۔ اس کے بعد کا حال سنئے۔ رمضان کا مہینہ۔ اکثر قریب کل حاجیونکے روزہ دار تھے۔

جہاز مین پانی کی حالت شام کو پانی مانگا گیا۔ معلوم ہوا کہ آج نہین ملیگا۔ سخت مشکل پڑی۔ قرنطینہ مین تو بذریعہ اشتہار کے اور بذریعہ ملازمین قرنطینہ معلوم ہوا تھا کہ کوئی چیز ہمراہ نہ لیجاؤ۔ ہر چیز جہاز پر ملیگی۔ اوس مین کوئی قید نہین کہ ایک روز کے بعد ملیگی۔ اب جنہون نے سرکار کے اعلان پر اعتماد کلی کرکے کھانے پینے کی چیز ہمراہ نہ لی تھی۔ اونہین بڑی دقت کا سامنا ہوا۔ مگر بعد کو معلوم ہوا کہ پانی مول ملتا ہے۔ اور ایک آنہ کو چھوٹے لوٹے مین کسی جگہ سے ملسکتا ہی خیر روزہ کی وجہ سے زیادہ ضرورت تھی۔ لوگ پانی خرید لاتے۔ اور نہ ہونیکی صورت مین ایک آنہ لوٹا بھی غنیمت معلوم ہوا۔

دوسرے روز جمعہ تھا۔ اور ۹ بجے جہاز کی روانگی مقرر تھی۔ وہ اپنے وقت پر روانہ ہوا۔ پانی کی قلت تھی۔

انجام مین جب حاجیون نے غل مچایا۔ تو اونہین بٹہان

کبھی کام نہین کیا۔ اونہین کہانا پکانیکا اتفاق نہین ہوتا مجبور ہوکر اونکا اوس تنور مین جانا کیسی مصیبت کا سامنا ہے۔ جہاز مین بہت لوگ بیمار ہوئے۔ اور بعض سرسام و تپ مین مر بھی گئے۔ میرے خیال مین ایکبڑی وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ پکانے کو اوس تنور مین جاتے تھے اور دانکی سخت گرمی سے گھبراکر ہوا کیطرف بھاگتے تھے ایسی سخت گرمی سے یکبارگی ہوا مین جانا ضرور بیماری کا سبب ہوگا۔ میرے جو تکلیفین مسافرون پر دیکھین وہ بالکل ناقابل برداشت تھین۔ مگر چونکہ یہ مسافر اپنے پکے خیال اور پختے اعتقاد کے روسے یہ سمجھ چکے ہین کہ اس راہ مین جس قدر تکلیفین ہون اور جو دشواریان پیش آئین اونہین ہم خوشی سے برداشت کرینگے۔ یہانتک کہ مرجانے مین بھی اونہین خوشی ہے پھر اور تکلیف کیا چیز ہے۔ اس لیئے نہ اونھین جزع و فزع ہے نہ کسی سے زیادہ ہے۔ البتہ رعایا پر گورنمنٹ نے چونکہ یہ نظم اپنے ہاتھ مین لیا ہے اوسکی رحیمانہ نظر اپنی رعایا کی اس قابل رحم حالت پر ضرور ہونی بعض خلاصی بھی کہانا پکا دیتے تھے مگر وہ ۴-۴ر-۶ر-۸ر رنی مانگتے یہ بھی کہ جیسی پکے۔ جو لوگ خود نہین پکا سکتے تھے وہ مجبوراً اونسے پکواتے ہے اور دم نہین مار سکتے تھے کہ یہ اچھا نہین پکا۔ کیونکہ کثرت کی وجہ سے اونسے پروا نہ تھی۔ پکانے مین نرخ کا اختلاف کسی عمدگی اور غیر عمدگی کیوجہ سے نہ تھا۔ بلکہ جیسا موقعہ ہوا۔ اور پکوانے والے کو جیسی ضرورت ہوئی یا وہ زیادہ ناواقف ہوا۔ اوس سے کم و بیش لیلیا۔ اونہین مین ایک خلاصی پر انٹھی پکا کر ایک ایک آنہ فروخت کرتا تھا۔ اگرچہ پرانٹھا اونہین کہنا غلط تھا۔ مگر گرم گرم وہ اچھے ہوتے تھے۔ اور ہم اکثر وہی لیکر کھایا کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اگر قرنطینہ کیطرح جہاز مین بھی پکا کر کھانا تقسیم کیا جائے تو بہت مناسب ہو۔ یہانکے لوگ تو آگ مین رہنے کی عادی ہین اونہین مضرت نہین ہوتی۔ یہ تدبیر مناسب ہی نہین بلکہ حاجیون کو ہلاکت سے بچانیکے لیئے ضرور ہے۔

انسان کی ضروریات رستہ مین بول براز بھی ہے یہانکی پاخانہ کی حالت بھی خراب ہے۔ جہاز مین گو چھ پاخانے ہین مگر عجب اتفاق ہوا۔ اول اول تو خلاصیون اور ہنگیون نے حاجیونکو بہت تنگ کیا۔ اور ہمنے دیکھا کہ مقرر حضرات کو بھنگی نہایت ڈانٹ بتاتے تھے۔ اور صرف دو پاخانے چھ سو حاجیونکیلیئے اونہون نے بنائے۔ اور بانی اپنے لیئے کہے اگر کوئی حاجی کسی دوسرے پاخانہ کو ہاتھ لگاتا تو کوئی نہ کوئی بھنگی آکر اوسکا ہاتھ جھٹکدیتا تھا۔ اور ایسی ترکیب کرتے تھے کہ حاجیون سے کھل نہ سکے ہفتہ عشرہ یہی حالت رہی۔ اب خیال کیجئے سو چھ سو آدمی پھر اوسمین عورتین بھی۔ اور دو پاخانے۔ پھر کیسی وقت ہوتی ہے کہ الامان۔ ہر وقت پاخانہ کے دروازہ پر ہجوم رہتا تھا جن کو زیادہ ضرورت تھی اون سے دریافت کیجئے کہ اونکی کیا حالت ہوگی۔ اور وقت حاجت پاخانہ کا روکنا کیسے امراض کا باعث ہوتا ہے اور کثرت سے لوگ بیمار ہوئے۔ خدا کا شکر ہے کہ تین چار روز کے بعد سی کپتان صاحب کی مہربانی میری حالت پر بہت ہوگئی تھی سہ روزانہ آکر مزاج پرسی کرتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کچھ کہنا تو نہین ہے۔ ایکروز مینے دیکھا کہ بڑے معزز شخص کا ہاتھ ایک بھنگی نے جھٹکا۔ دوسرے روز جو کپتان صاحب میرے پاس آئے تو مینے اون سے سخت شکایت کی۔ اور کہا اگر یہی حال ہے تو آپکی جہاز مین کوئی جنٹلمین آدمی نہین سوار ہوگا۔ اوسکے بعد اونہون نے خود جاکر پاخانون کو کھلوا اور اندر جاکر ہر ایک پاخانہ کو دیکھتے تھے۔ اور صاف کرتے تھے۔ اوس وقت سے بہت امن ہوگیا مگر اب پاخانہ کی شکل و وضع سے جو شکایتین تھین اونہین کپتان صاحب دفع نہین کرسکتے تھے۔ اونہین ہم اپنے دیندار بھائی حاجی نام صاحب سیٹھ سے کہتے ہین۔ وہ ملاحظہ کرین۔ ایک ایک پاخانے مین چار چار جگہ بیٹھنے کی بنی ہین۔ اگر چار آدمی ساتھ بیٹھین تو درمیان مین کوئی حجاب نہین ہے۔ بلا قصد ایکدوسرے کی ستر پر نظر پڑتی ہے۔ اول تو دروازہ سے آتے جاتے ہی سامنے نظر آتا ہے۔ اگرچہ سامنے لوہے کی دیوار ہے۔ مگر وہ آنی ہے کہ ایک قدمچہ کی روک سامنے سے ہوتی ہے۔ باقی رہا دونوطرف کے آدمی بے تکلف سامنے ہوتے ہین۔ اوسکے اندر جانے کو بعد تو سب کی بے پردگی ہوتی ہے ٹشنون پر بھی پاخانون مین بے پردگی ہوتی ہے۔ مگر ایسی ہر گز نہین ہوتی کئی وجہ سے اول تو اوسکے پاخانے لمبے ہین جنمین پردہ کا خیال ہے دوسرے پر چلے گئے۔ اوس سرے تک لوگ کم پہونچتے ہین۔ دوسرے یہ کہ اونکا دروازہ سامنے نہین ہوتا۔ ایکطرف ہوتا ہے تو

Chamberlain's Colic, Cholera & Diarrhoea Remedy
انٹرٹون کے امراض مین یہ دوا ہر جگہ نہایت کامیاب اور بہتر مین علاج مانی گئی ہے۔ اس سے ہمیشہ شفا ہوتی ہے اور ہوتی بھی بڑی جلدی ہے انتہا درجہ شدید اور خطرناک صورتون مین بھی اسپر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ قیمت ۔ مرد۔ گرانی۔ اسہال اور انٹرٹون کے متعلق جملہ امراض مین اسکا استعمال کرو۔ یہ دوا ستے فیروز الدین سنز گرادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے۔

داخل ہونے کیوقت کسی کا سامنا نہین ہوتا۔ تیسرے یہ کہ اون پاخانونکی دیوارین بلند ہین کہ آدمی اوسکے اندر کھڑا ہوکر پردہ پوشی کرسکتا ہے۔ اوسکا حلقہ اس قدر فراخ ہوتا ہے کہ اوسکے اندر آدمی چھپ جاتا ہے۔ گھوم سکتا ہے لوٹا بھی پاس رکھ سکتا ہے۔ یہان یہ کچھ نہین۔ قدمچہ کے ادھر کی دیوارین سوا گز سے کچھ زاید ہین۔ اور دیوارون کا فصل ایک ہاتھ چار انگشت کا ہے۔ اور عمق بھی اتنا ہی ہوگا۔ غرضیکہ اتنا عمق ہے کہ ایک قدمچہ پر بیٹھنے والا دوسرے سے پوشیدہ نہین رہ سکتا۔ پھر دقت یہ ہے کہ قدمچہ کے نیچے ہی اوسکی ہنڈیا ٹوٹتا ہے۔ یعنی دوسرا آدمی اگر میٹھا ہو تو اوسکے اوپر شاید ایک بالشت کے فاصلہ سے اسکو ٹہنا ضرور ہے۔ کیونکہ قدمچہ پر جاکر تو وہ نہ کڑا ہوسکے گا۔ ہمارے بہائی سیٹھ صاحب انصاف کرین کہ یہ جہاز مسلمان کا ہے۔ پھر کیا اونہین یہ خیال نہ چاہیئے کہ مسلمان بہت بڑے اہم فرض ادا کرنیکے لیئے جاتے ہین۔ مگر اوسکی وجہ سے یہ دوسرا ضروری فرض ستر عورت ترک ہوتا ہے۔ پھر کہ بہت سے عوام جن کو ترک فرائض کی چنداں پروا نہین ہے اونہین اس بے ستری کی پروا نہ ہوئی اور حاجت روائی کرلی۔ مگر جو اہل علم ہین جن کے مزاج مین تقوی ہے وہ کیا کرین سیٹھ صاحب اگر اپنے جہاز مین حاجیون کو سوار کرانے تو اوسکا نظم ضرور ہے۔ ایک اور امر بھی ضرور ہے کہ عورتون کا پاخانہ علیحدہ رہے اور علیحدہ کرنیسے میری غرض یہ نہین ہے کہ اونہی پاخانون مین سے ایک کو عورتون کے لیئے کہدیا۔ اس سے علیحدگی نہین ہوسکتی۔ اول تو یہ ہونا ضرور ہے کہ عورتون کا پاخانہ دوسری جگہ ہو مردون کے پاخانہ سے بالکل الگ۔ اور اگر بالفرض وہین ہو تو ایسین انتظام ایسا تو ہو کہ ہر شخص جان لے جہاز مین لوگ کثرت سے بیمار ہوئے۔ بخار سرسام۔ دوران وغیرہ بہت ہوا۔ اور اج دوسری شوال تک چار حاجیونکا انتقال بھی ہوچکا ہے۔ بظاہر بیماری کے اسباب چند ہوئے۔ اول جگہ کی تنگی جہاز مین بیٹھنے کے دور دور تک تو اچھی جنکی رہی پھر گرمی شروع ہوئی۔ اور وہ بڑہتی گئی۔ اور جگہ اسقدر تنگ تھی کہ بعض کو تو پیر پھیلانا اور کروٹ لینا دشوار تھا۔ اور قریب ایک ایک بالشت کے فاصلہ سے تو خوش نصیب لوگ تھے۔ پھر گرمی کی شدت مین یہ کثرت ضرور بیمار یکا باعث ہوگی۔ دوسرے کہانا پکانا جسکی ہم لکھ چکے ہین کہ باورچی خانہ کیا تھا لوہے کا تنور تھا جسکو اندر لوگ جاکر دو تین منٹ کے بعد بیتاب ہوکر بھاگتے تھے۔ اور جہنم اونہین یاد آتا تھا۔ تیسرے ابتدا مین پاخانے کی تنگی۔ چوتھا سبب یہ بھی تھا کہ شدت گرمی اور گندگی ہوا سے اشتہا ساقط ہوگئی تھی ہضم نہین ہوتا تھا۔ مگر باوجود اشتہا نہ ہونیکے لوگ کھاتے تھے۔ کیونکہ یہ مشہور ہے کہ جہاز مین بیوک نہین لگتی۔ مگر نہ کہانیسے مثل ہوتی ہے کچھ کہانا چاہیئے۔ کچھ کہانیکا مطلب شاید لوگ یہ سمجھکر کہ وقت پر جو کہانیکا معمول ہے اوس قدر کہالینا چاہیئے۔ مگر یہ غلط ہے اول اس امر کا امتیاز کرنا چاہیئے کہ ہم جس قدر کہا چکے ہین وہ ہضم ہوگیا ہے یا پیٹ مین گرانی ہے۔ اگر گرانی نہ ہو بلکہ کسیقدر ضعف معلوم ہوتا ہو تو کچھ کہانا چاہیئے مگر تھوڑا سا اگرچہ اشتہا نہ ہو۔ اس مین شبہ نہین کہ عوام بنگالیون کی بے تمیزی بھی بیماری کا باعث ہوئی۔

اب مین تھک گیا۔ زیادہ لکھنے کی طاقت نہین۔ اخیر مین یہ کہونگا کہ اس جہاز کا ڈاکٹر اور کپتان نیکدل اور بہت مختی ہین حجاج سے انس کرتے ہین۔ مگر کپتان صاحب چونکہ نئے آئے ہین۔ اور انگریزی کے سوا یہانکی زبان بالکل نہین سمجھتے اسلیئے بہت دقت ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہونگا کہ سیٹھ صاحب اس جہاز کو خاص تجارتی مال ہی کیلیئے کرین تو خوب ہے۔ اور اگر سوار بھی کرائین تو مساکین یا ایسے لوگ جنکو بھیڑ بکری کیطرح گذر کرسکتے ہین۔ ایسی حضرات جو اس طبقہ سے اوپر ہین اونہین تکلیف ندین۔ اس جہاز مین کوئی درجہ امتیازی نہین ہے۔ نوکر و نوکر رہنے کیلیئے یا اسباب رکھنیکیلیئے چند کوٹھریان ہین جنہین زنگین کہتے ہین۔ اونہی کو کوئی روپیہ زیادہ دیکر لیتا ہے۔ مگر اب اوسکے ساتھ اوسکے دوسرے حوائج ضروری بھی علیحدہ ہونے چاہئین۔ یہ نہین ہوسکتا۔

ہماری سمجھ مین نہین آیا کہ اب جہاز کا انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کرایہ ہر ایک سے لیتی ہے اور جو مقدار ملاک جہاز پہلے لیا کرتے تھے اوس سے زیادہ لیتی ہے پھر کیون ایسی جہاز کو اپنی رعایا کیلیئے پسند کرتی ہے۔ تمام قرنطینون کے علاوہ ایک قرنطینہ کا اضافہ بھی اسمین ہوا۔ قرنطینہ چاٹگام اور کامران تو سرکاری قرنطینہ ہے۔ ملاک جہاز نے شہر بربرہ مین میرا قرنطینہ کیا۔ ۷ رمضان کو یہان آیا اور آج دوسری شوال ہے اور روانگی کا اب تک یقین نہین کب روانہ ہوگا۔ پانچ روز تو یہان ہوگئے۔ اور اسطرف آنے مین جو رستہ کا پھیر ہوا وہ علاوہ ہے۔ پھر کیا یہ سب حاجی ایسے بیکار ہین جو پھرائین اور جس قدر تک جہاز چاہے انہین لیئے پھرے۔

محمد علی۔ ناظم ندوۃ العلماء۔

شکریہ سرمایۂ علم

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم! براہ نوازش یہ چند سطور اپنی اخبار گہربار مین درج فرماکر ممنون فرمائین۔ ناظرین! مندرجۂ بالا سرخی اوس مضمون کی ہے جس مین ندوۃ العلماء کے ایک رکن اعظم و مہتمم دارالعلوم نے مطول فہرست کتب موجودہ و مطلوبہ کتب خانہ ندوۃ العلماء کے ذکر کے سلسلہ مین جمیع مسلمانون کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کرنا چاہی ہے کہ درمے سخنے قدمے قلمی جس طریقہ سے ممکن ہو اس کتب خانہ کی امداد کرین۔ یہ کون کہتا ہے؟ کہ آپ کتابین ہی عنایت کیجئے! نہین جس طریقہ سے ہوسکے فراہمی کتب مین سعی فرمایئے اور ہمت مردانہ دکھاکر محولہ بالا فہرست پر سرسری نظر ڈالنے سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ حامیان قوم نے توجہ شروع کردی ہے مگر اسکے ساتھ ہی جب فہرست کتب مطلوبہ پر نظر پڑتی ہے تو معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہنوز کچھ بھی نہین ہوا۔ ضروری اور مفید کتابون سے ہمارا کتب خانہ ابھی خالی ہے۔ کیا ارباب ہمم کیلئے یہ امر باعث ننگ و عار نہین؟ کہ ایک قومی کتب خانہ قائم ہو اور وہ ایسی کس مپرسی کی حالت مین رہے۔ اگر مسلمانون کو ساقی کوثر سے تشبیہ دین اور علم کو چشمۂ کوثر سے کیونکہ صدیون اونہون نے تمام عالم کیلئے اشاعت علم مین ساقی کا کام دیا ہے تو اب اونہی ساقیان کوثر کی اولاد کی زبانون پر بوجہ شدت تشنگی نعرۂ العطش العطش سنکر کون ایسا بیدرد ہے؟ جسکا کلیجہ موثر نہ آئے۔ یہ ضرور ہے کہ اس قسم کا مذاق ہند مین کم ہوگیا ہے کیونکہ جیسی بڑی درسگاہون اور کتب خانون کا دیگر بلاد اسلامی مین پتہ چلتا ہے یہان ویسی ایک بھی نظیر نہین ملتی۔ مگر اب تو زمانہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور جو نقص محسوس ہو اوسکے دور کرنے مین دل سے متوجہ ہونا چاہیئے کہ مشکل سے مشکل کام بھی متفقہ کوششون سے آسان اور حل ہوجاتے ہین۔ البتہ سچی اور پوری ہمت شرط ہے۔ خدا کے فضل سے ملک مین سینکڑون اسلامی مطابع ہین۔ اگر ایک ایک جلد اپنے یہانکی مطبوعہ کتب کی کتب خانہ ندوۃ العلماء کی نذر کرین تو قوی امید ہے کہ کتب مطلوبہ مین سے بہت کم کتب کیضرورت باقی رہجاوے۔ اور سلسلہ افادہ و استفادہ کامل طور پر جاری ہوجاوے اور ایسا ہونا اہل اسلام کی مشہور طبعی سخاوت سے کچھ مستبعد بھی نہین۔ حال مین مخبر اخبار جنس منشی نولکشور صاحب آنجہانی کے صاحبزادہ منشی پراگ نرائن صاحب نے اپنے قومی کالج بنارس کی امداد مین اپنی دریادلی اور حوصلہ مندی سے کئی ہزار جلدین زبان ناگری و سنسکرت کی اپنے مطبع کی مطبوعہ مذکرین جو ہر طرح شایان آذین ہین کاش اسلامی مطابع نے اس میدان مین سبقت کی ہوتی۔ تو ہمکو یہ نظیر پیش کرکے اونکی رگ حمیت کو حرکت مین لانے کیضرورت نہ پڑتی خیر اب اس نظیر ہی کو مدنظر رکھکر اس خیر جاریہ مین مدد کرنا چاہیئے کہ مصلحان قوم کی یاس آس سے بدل جاوے۔ اب میرا روئے سخن حضرات رؤسا و عماید و متوسط افراد قوم کیطرف ہے جن کی اعانت نقد سے وہ نوادرات جو دیگر ممالک و غیر اسلامی مطابع مین طبع ہوئے ہین قیمتاً کتب خانہ کو حاصل ہوجاوین اور اسکے ساتھ ہی معزز اراکین ندوہ کیخدمت مین بھی یہ حقیر ایک تجویز پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ بہت کچھ آسانی اور سہولت اس سے ممکن ہوگی وہ یہ ہے کہ خاص کتب خانہ کیلئے ایک فنڈ کھولدینا چاہیئے تاکہ قوم جو سرمایہ علی الخصوص اسکی مدد کیلئے عنایت کرے۔ وہ اس کار خیر مین صرف ہو۔ گو یہ سلسلہ کسی قدر طویل ہے۔ مگر پھر بھی مصنفین زمانہ موجودہ کیخدمت مین اسقدر التماس ہے کہ وہ اپنی تصانیف کے کم از کم پانچ نسخے ضرور بغرض ہدیہ علماء کرام و فضلاء طلبا ندوہ کیا کرین۔ اس طریقہ مین زمانہ حال کی تصانیف سے مستغنی رہیگا۔

حاکمین مجھ کتب خانہ ندوۃ العلماء مین جانیکا اتفاق ہوا۔ مین نے اسکو بمقابلہ سابق کے بہمہ وجوہ باقاعدہ اور مرتب پایا۔ جناب قاری سید میر آن شاہ صاحب نے جو اندنون انچارج ہین نہایت عمدہ اور پسندیدہ طور پر کتب خانہ کو آراستہ کر رکھا ہے۔ ہر الماری پر سلسلہ کا نمبر بقاعدہ ابجد بسلیقہ کے ساتھ لکھا ہے۔ اور ہر خانہ پر اوس علم و فن کا نام جسکی کتابین اوسمین ہین قیمتی مصالحہ کے ساتھ لکھا یا گیا ہے۔ مین اس اسلوب کو دیکھ کر بیحد مسرور ہوا۔ تمام کتب خانہ کا جزو و کل دیکھنیکے بعد قاری صاحب موصوف نے مجھ کو فہرست کتب موجودہ و مطلوبہ جسکی سرخی کو مین نے اس تحریر کا ہیڈنگ قرار دیا ہے عنایت کی۔ مجھ کو خیال ہوا کہ قوم اور خاصکر ذی استطاعت اصحاب کی توجہ اس کیطرف

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی Chamberlain's Cough Remedy
دمہ اور کھانسی وغیرہ امراض کو بالخصوص اور سینہ پھیپھڑے۔ گلے اور حلق سے متعلق جملہ شکایات کو بالیقین مکمل اور شرطیہ شفا بخشتی ہے یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

مبذول کرون۔ برادران اسلام کی آگاہی کیلئے ذیل مین مصنفون کو درج کرتا ہون جن مین کتابون کی ضرورت ہے مفصل فہرست مہتمم کتب خانہ قاری صاحب موصوف سے حاصل ہوسکتی ہے۔ سب سے زیادہ خوش کرنیوالی چیز جو قاری صاحب نے مجھے دکھلائی وہ کتب موصولہ حال ہین۔ جو فاضل اجل مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری ملازم حضور نظام دکن نے اپنے عمر بھر کے اندوختہ اور علمی خزانہ مین سے چن چن کر ایک سو ایک جلد اونہی کتب کی دی ہے جن مین سے ہر ایک حتی تنفقوا مما تحبون کا مصداق ہوسکتی ہے۔ مین کہہ نہین سکتا کہ مجھے ان کتابون کے دیکھنے سے کس قدر خوشی حاصل ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ چند سطورین لکھنے کی جرات بھی صرف مولوی سید عبدالغنی صاحب کی عطیہ نے دلائی۔ کہ ابھی بفضلہ قوم مین حامیان وقت و دردمندان ملت موجود ہین واہ سید صاحب واہ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ایسا ہی کام تو ایسے مردان جنین کنند۔ آپ کی اس عطیہ سے ولی کی علماء ہی کچھ قدر کرسکتے ہین۔ اب مین فہرست لکھ کر مضمون کو تمام کرتا ہون اور دیکھتا ہون کہ کون صاحب کا شیر اس میدان مین قدم رکھتا ہے۔ تفسیر۔ حدیث۔ اصول حدیث۔ اسماء الرجال۔ تاریخ و سیر۔ فقہ اصول فقہ کلام و معانی و بیان۔ ادب صرف و نحو۔ لغت۔ اخلاق و تصوف حکمت و منطق۔ ان سب مین درجہ کتب کے متعدد نسخے درکار ہین۔

یہ دفتر ندوۃ العلماء یا مہتمم کتب خانہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ علوم مندرجہ مین کون کونسی کتاب کی ضرورت ہے۔

خاکسار سید احمد سعید از قیصر باغ لکھنؤ۔

بجواب

استفسار ماسٹر ظہور الحق صاحب (از وسط ہند) مطبوعہ وکیل نمبر ۳۶ جلد ۶ حاشیہ صفحہ ۱۲ (الف)

مورخہ ۳ دسمبر منشی حبیب اللہ اسپیشل پوسٹ اخبار ہذا دہلی سے لکھتے ہین کہ عارف باللہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ کی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ آپکے خلیفہ اعظم فاضل اجل عالم باعمل استاد الکل حضرت مولینا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری نے حضور ممدوح کے حسب ہدایت چھپوائی ہے۔ اس کے نادر اور قیمت غیر مترقبہ

اہل اسلام کیواسطے نعمت غیر مترقبہ

مضمون الفضل والشفقہ

اس کتاب مین کیا ہے۔ اور کس چیز کا ذکر ہے۔ یہ تو آپ کو عنوان ہی سے ظاہر ہوگیا ہوگا۔ لیکن اسکی اجمالی کیفیت کا سرسری خاکہ یہ ہے کہ یہ کتاب **فتاوی عزیزی** کا اردو سلیس نہایت عام فہم ترجمہ ہے جو غواص بحر معانی۔ حلال مشکلات قرآنی۔ قدوۃ المفسرین۔ زبدۃ المحدثین صاحب الفضل والنہی جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ اسمین شاہ صاحب کے وہ تمام فتاوی موجود ہین جو آپنے مختلف سائلون کے متعدد سوالات کے جواب مین وقتاً فوقتاً تحریر فرماکر اپنے تبحر علمی کا نمونہ دکھایا ہے اور جنکی سائلون اور مفتیون کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ علاوہ ازین آخر کتاب مین چند ایسے مفید و کارآمد رسالے منضم کیئے ہین جو عوام و خواص دونو فرقون کے حق مین انتہاسے زیادہ کارآمد ہین اور جنہین شاہ صاحب نے بعض مخصوص مسائل کے جواب مین نہایت شائستگی اور متانت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ شاہ صاحب کی بیش قیمت زندگی کا تمام سرمایہ اسی کتاب مین موجود ہے آپ اس مین ذرا بھی مبالغہ نہ سمجھئے کہ یہ کتاب جس طرح عام لوگون کو اور بس مفید و کارآمد ہے اسیطرح علماء و فضلا کی بھی نہایت مددگار و معاون ہے کیونکہ اسمین صدہا وہ مسائل و فتاوے موجود ہین جنکی عوام کو علماء سے دریافت کرنیمین اور علماء کو جواب لکھنے وقت بڑی بڑی ضخیم کتابون کے تتبع کرنے کی ہر وقت سخت ضرورت پڑتی ہے اس کتاب کے دیکھنے سے عام لوگ گھر بیٹھے اپنے سوالات کے شافی و تسکین بخش جواب پاسکتے ہین اور علماء بلا تردد و آنکھ بند کرکے ہر مسئلہ کا جواب باصواب دیسکتے ہین اس صورت مین ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح و درست ہوگا کہ اس کتاب کے علاوہ دنیا بھر مین کوئی ایسی جامع کتاب نہین جو سوال و افتا دونون باتون کی ذمہ دار ہو اور سائل و مفتی دونون فرقون کو برابر اور یکساں فائدہ پہونچانے کی متکفل ہو۔ عمدہ کاغذ ستھری چھپائی صفحہ ۳۲۰ + قیمت بعرض رفاہ عام عہ۔ محصول ذمہ خریدار ہے

المشتہر حافظ رحیم الدین احمد شہر دہلی متصل حویلی کالے صاحب سے طلب فرماویں +

اسلامی خبریں

فہرست ذیل چندہ حجاز ریلوے جو میاں غلام نبی و حبیب اللہ صاحبان تاجران پشمینہ امرتسر کو موصول ہوا۔

میزان مندرجہ پرچہ ۱۱ فروری ۱۹۰۱ء ... ۱۶ ۹

محمد سراج الدین احمد صاحب خریدار وکیل نمبر ۹۹، مؤنث اخبار وکیل - - - - ۱۶ ۹

میزان کل ۱۶ ۹

ہفتہ مختمہ ۹ فروری میں جزیرہ سیلون کے مختلف حصص سے مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد حج بیت اللہ شریف کو جانیوالی تھی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ غالباً یہ لوگ اس وقت تک روانہ ہو چکی ہونگے۔

ہمعصر "سیلون محمدن" کو معلوم ہوا ہے کہ شہر کولمبو دارالخلافہ سیلون میں بھی سرآوردہ مسلمانان شہر کی ایک انجمن قائم ہونیوالی ہے جس میں حجاز ریلوے کیلئے چندہ جمع کرنیسے متعلق تدابیر سوچی اور عمل میں لائی جائینگی۔

ارمینیوں نے ایشیا کوچک کے مختلف حصوں میں سخت فساد برپا کیا ہے۔ ان باغیوں نے مقام شوشمدین میں جو موص کے قریب واقع ہے ترکی گیرژن پر حملہ کیا۔ اور وہاں کے دو نامی گرامی مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ مقام وان اور ایشیا کوچک کے اس حصہ کے بعض دیگر مقامات میں ترکوں اور باغی ارمنوں کے درمیان پیہم گیرانی اور تنازعات پیدا ہو گئے ہیں۔

مقام اشطب میں ابھی مصایب کا خاتمہ نہیں ہوا بلکہ بے چینی ہنوز بدستور باقی ہے۔ بلگیرین ایکسپیڈیشن بھیجنے والوں کی سرزنش کیلئے کمک بھیجی گئی تھی۔ مگر یہ لوگ اب تک تو بکامیابی ان افواج کا مقابلہ کرتے رہے ہیں اشطب میں جو بلوہ اکسب کے قریب واقع ہوا۔ اس میں دو بلگیرین مارے گئے۔ اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ آخر الامر اشطب و کماناوو اور اکسب میں بہت سے بلگیرین گرفتار کیے گئے۔

البانیہ کردستان اور یمن میں نہایت بےچینی و بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔

چین کو اسلامی مشن بھیجنے کے بارہ میں سفیر جرمن نے بابعالی سے درخواست کی ہے کہ تاریخ روانگی مقرر کر دیجائے۔

قسطنطنیہ میں بابعالی کی حسب الحکم لنڈن کا کوئی اخبار مورخہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر تقسیم نہیں ہونے پایا۔ بظاہر اس وجہ سے کہ انمیں لارڈ کرومر کی خرطوم والی سپیچ مورخہ ۲۴ دسمبر کی رپورٹ درج تھی۔ دارالخلافت عثمانیہ میں لارڈ کرومر کی یہ ریمارک اچھی نظر سے نہیں دیکھی گئی کہ مصر آئندہ بھی انگلستان اور خدیو المکرم کے زیر فرمان رہیگا۔

بابعالی نے جنگی جہازوں کی خرید و تجدید کیلئے اور نیز فوجی توپخانہ اور بحری سلح خانہ کیلئے ۲۴ لاکھ پونڈ ترکی کا اجارہ دیا ہے۔

اعلیٰحضرت سلطان المعظم کی جانب سے حال میں ایک فرمان بدیں مضمون نافذ ہوا ہے کہ قلمروئے عثمانیہ کی مختلف حصوں میں کئی ایک ہوشیار و تجربہ کار ماہران فن انجنیری اس غرض سے بھیجے جائیں کہ وہاں کی سرزمین کی آزمایش اور چھان بین کر کے جدید معادن (کانوں) کا پتہ لگائیں۔ اور بعد دریافت گورنمنٹ عثمانیہ میں رپورٹ کریں۔

قلمروئے عثمانیہ میں جابجا کروسین اویل (مٹی کا تیل) کی چشمے دریافت ہو رہے ہیں۔ دو عظیم چشمے تو پچھلے دنوں دریافت ہو ہی چکے تھے۔ مگر اب تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا کہ صوبہ وان میں ایک اور بڑا بہاری چشمہ اسی تیل کا دریافت ہوا ہے۔ اور یہ پچھلے دونوں چشموں سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔

انجمن اسلامیہ پنجاب کی انتظامی کمیٹی نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے کہ مسلمانان صوبہ پنجاب کیطرف سے قیصرہ مرحومہ کی مناسب یادگار قایم کرنیسے متعلق غور کرے کہ آیا مجوزہ یادگار کس شکل میں قائم ہونی چاہیئے۔ یہ کمیٹی اخیر فیصلہ انطباعی کیلئے جنرل اجلاس میں پیش کریگی۔ امید ہے کہ پنجاب کی دیگر اسلامی انجمنیں بھی اس کام میں انجمن مذکور کے ساتھ شریک ہو جائینگی تاکہ اتفاق کی برکت سے قیضیاب ہوں۔ ہمپھر پنجاب اخبار کا لاہور میں غالباً چند وظایف قایم کرنے کی تجویز ہے لیکن اسبات کی تصریح نہیں کیگئی کہ آیا یہ وظایف کس قسم کی تعلیم کیواسطے مقرر ہونے چاہئیں۔ کاش کہ صنعتی تعلیم کا خیال نظر انداز نہ کیا جائے۔

بیروت سے ایک وقایع نگار اخبار یعدن ویکلی گوٹ کو لکھتا ہے کہ حجاز سے ہمارے پاس یہ خبر مسرت اثر پہونچی کہ سلسلہ تار برقی مدینہ منورہ تک پہونچگیا ہے (جیسا کہ وکیل میں سابقاً لکھا جا چکا ہے۔) اور انشاء اللہ عنقریب ہم آپ کو یہ خوشخبری دینگے کہ وہ مکہ معظمہ میں بھی آگیا ہے۔ پچھلے جمعہ کو مکہ نام جہاز ۲۲ ہزار سلیپر حجاز ریلوے کے واسطے لیکر اس بندرگاہ (بیروت) میں پہونچا۔ میں نے اون سلیپروں کا معایئنہ کیا اور نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کا پایا۔ یہ سلیپر زیادہ تر بلوط کے ہیں۔ شرف نام جہاز بھی ریلوے مذکور کیلئے سلیپر۔ اوزار اور دیگر ضروری سامان لیکر آجکل میں پہونچنے والا ہے۔

قیصرہ مرحومہ کے انتقال کی خبر سرکاری طور پر کابل بھیجی گئی۔

علاقہ حضور نظام میں کاشت کیوقت عمدہ بارش ہونیکے باعث روئی بوئی تو بڑے وسیع رقبہ پر گئی تھی۔ مگر فروس کہ سرمائی مہاوٹوں کے موقعہ پر یکایک کھینچ ہو جانیسے فصل خاطر خواہ بہونے پھلنے نہیں پائی۔ اس وقت پیداوار کا تخمینہ ۸۸۲۵۸ بوجے کیا گیا ہے۔

حدود افریقہ میں ایک شیخ ابوعلمہ باقی تھا جس نے فرنچ گورنمنٹ کی اطاعت قبول نہ کی تھی اور جو ہمیشہ متعول جمعیت کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا۔ مگر تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ اب اسنے بھی فرانس کی تابعداری قبول کر لی ہے اور چند شرائط پر باہم سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

المؤید رقمطراز ہے کہ امیر جبل اسود نے حکومتہائے بلغار وغیرہ سے درخواست کی تھی کہ بلاد مقدونیہ کو دولت علیا عثمانیہ سے مطلقاً آزاد کرنے میں باہم اتفاق کریں۔ لیکن ان دونو حکومتوں نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔ شیخ محمد شاکر قاضی القضاۃ سوڈان کے انتظام کو لارڈ کرومر نے اپنے دورہ کے اثنا میں نہایت پسند کیا اور چالیس گنی قاضی صاحب کو حوالہ کیں کہ طلباء میں تقسیم کر دیں۔

لارڈ کرامر کی سوڈان والی سپیچ پر معزز ہمعصر اللواء نے بھی چبھتے ہوئے ریمارک کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اپنا منشا دلی ظاہر کرنے میں لارڈ صاحب سے غلطی ہوئی۔ اونہیں کہنا یہ چاہیئے تھا "بعض لوگ شاکی ہیں کہ یہاں یورپین حکام کی زیادتی کے باعث انتظام خاطر خواہ نہیں ہے" اور آپ کہہ بیٹھے کہ بعض لوگ شاکی ہیں کہ یورپینوں کی تعداد کم ہونیسے انتظام ٹھیک نہیں ہے"۔

ازمنہ ماضیہ میں دستور مردم شماری نہ ہونیکی وجہ سے اس بات کا پتہ نہیں لگتا تھا کہ دنیا میں عورتیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں یا مرد زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر اب بالخصوص امریکہ اور بالعموم تمام مہذب دنیا میں یہ امر بایہ ثبوت کو پہونچگیا ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت چار بلکہ پانچ گنی ہو گئی ہے۔ اس موقعہ پر ہر ایک سلیم العقل و سعید الفطرۃ انسان کو لاچار یہ ماننا پڑیگا۔ کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا مسئلہ بالکل قانون قدرت کے مطابق ہے ورنہ اگر ایک مرد ایکعورت سے زاید کو اپنے عقد زوجیت میں لانیکا مستحق نہ ہو تو باقی سب عورتیں آخر کیا کرینگی اور کہاں جائینگی؟ یورپ میں زناکاری کی کثرت زیادہ تر بلکہ بالکل اسی غلط نہمی و غلط کاری کی بدولت ہے۔ اور اسلام کو دیکھو کہ کیونکر انسان کو اس شقاوت و شناعت سے بچاتا ہے۔

طنطا سے سید حسین آفندی نے چندہ حجاز ریلوے میں سونگنی انگریزی روانہ کی ہیں (گنی = ۲۱ شلنگ فیلنگ ۱۲/ سونگنی = ۱۵،۵ روپیہ ہندی)۔

بابعالی نے سفارت ایتھنز کو لکھا ہے کہ یونان سے جن اشیاء تجارت کا قلمروئے عثمانیہ میں آنا قانوناً ممنوع ہے فوجی تحقیقات سے یونانی جہازوں پر ایسی چیزوں کا آنا پایہ ثبوت کو پہونچا ہے۔ چنانچہ بقول طرابلس حکومت یونان کو ہدایت ہوئی ہے کہ وہ اس معاملہ میں نہایت ہوشیاری اور خبرداری سے نگرانی کا بندوبست کرے۔

جرنل المؤید رقمطراز ہے کہ الجزائر کے حبشیوں میں باوجود مسلمان ہونیکے اب بھی جاہلیت کی بہت سی رسوم پائی جاتی ہیں۔ منجملہ انکے وہ رسمیں بھی ہیں جن کا ظہور ہر سال ۱۵ شعبان کو ہوتا ہے۔ اس تاریخ پر یہ لوگ ایک وسیع مکان میں جمع ہوتے ہیں۔ اہل یورپ بھی انکی دعوت میں شریک ہوتے ہیں۔ حبشی اپنے ہاتھوں میں تانبے کے پیالے لیتے ہیں انکے ساتھ دو بڑے بڑے طبل بھی ہوتے ہیں مجمع کے روبرو موم بتی جلتی ہے۔ اس حالت میں مرد طبل بجاتے ہیں اور عورات حلقہ کی بیچ میں ناچتی ہیں۔ یہ علماء کا کام ہے کہ اس فعل شنیع سے ان جاہلوں کو روکیں۔

خبردار زیر دگے کی نہایت خطرناک بیماری کے علاج میں بسا اوقات ذرا سی بھی ڈھیل جسنے کہ ڈاکٹر کے پاس جانے تک کی دیر ہوئی ہلاک ثابت ہوتی ہے اس واسطے سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین تدبیر یہ ہوگی کہ کوئی عمدہ اور قابل اعتماد دوا ہر وقت گھر میں موجود رہے۔ ہمارے یہاں میں Chamberlain's Pain Balm سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے۔ اسمیں کوئی خواب آور یا مخدر اجزا کسی صورت میں بھی نہیں ہیں۔ بوڑھے سے لگا کر جوان اور بچہ تک کو یکساں مفید پڑتی ہے۔ شیخ نورالدین اگرا دیوہ امرتسر سے

امیر صاحب والئی دولت خداداد افغانستان نے حضور وائسرائے کشور ہند کی خدمت مین ایک چٹھی ارسال فرمائی ہے۔ جس مین حضور قیصرہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات پر نہایت ہمدردی کے ساتھ اظہار اندوہ و تاسف کیا گیا ہے۔

مولوی عبدالستار صاحب مختار عدالت سب ڈویژن مجھولی ضلع گورکھپور نے قیصرہ مرحومہ کی تاریخ وفات اس انگریزی جملہ سے نکالی ہے:- الاس کوئین وکٹوریا امپریس اینڈ مادر آف انڈیا از نو مور" ۱۹۰۱ء

Alas! Queen Victoria Empress & Mother of India is no more

تاریخ وفات حضور ملکہ معظمہ ایک اور صاحب نے اس مصرعہ سے نکالی ہے ع بیان کب ہو کمال حسرت و غم۔"

ایک اور صاحب نے مصرعہ ذیل سے:- "واصل قصر جنان شد قیصر ہند و ستان"۔

افغان پناہ گیرون سردار یحیٰی خان۔ انکے بیٹے یوسف خان اور انکے داماد کو مع اہل و عیال کے گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے وطن افغانستان واپس جانے کی اجازت دیدی ہے۔ ہز ہائینس امیر عبدالرحمن خان خلد اللہ ملکہ نے بھی انکی یہ واپسی منظور کرلی ہے۔ اور کابل تک کے سفر خرچ کیواسطے تین ہزار روپیہ انکو عطا فرمایا ہے۔ یہ لوگ ابھی نہین مگر کوئی دو ماہ بعد یعنی موسم گرما شروع ہونے پر ڈیرہ سے روانہ ہو جائینگے۔

اسلامیہ لائبریری ڈیرہ دون مین اہل اسلام نے ملکہ معظمہ کی وفات پر ایک ماتمی مجلس بصدارت خان بہادر منشی عبدالغفار خانصاحب منعقد کی۔ جس مین بھدریزولیشن پاس ہوا۔ کہ ایک تعزیتی پیغام مارخاندانشاہی کے ساتھ اظہار ہمدردی کی غرض سے حضور وائسرائے کیخدمت مین بھیجا جائے۔ قیصرہ مرحومہ کی تدفین کے موقع پر بھی کثیر التعداد مسلمان سیدان پریڈ مین جمع ہوئے۔ دعائے مغفرت مانگی گئی۔ اور ایصال ثواب کی خیال سے مساکین کو دل من کہانا دیا تقسیم کیا گیا۔

ایک اور ماتمی مجلس ۱۰ فروری کی شام کو شیخ سعید الدین صاحب رئیس کے مکان پر بصدارت شیخ سلامت علی صاحب پلیڈر عدالت کلکٹری الہ آباد منعقد ہوئی۔ جس مین باشندگان محلہ غیاث الدین پور سرائے نیب۔ و بیگم سرائے شامل تھے۔ مسٹر محمد عیسیٰ صاحب و حمید الدین صاحب وغیرہ نے پر درد تقریرین کین۔ اور آخر یہ تجویز بالاتفاق پاس ہوئی کہ تعزیت کا تار حضور وائسرائے کیخدمت مین توسط مجسٹریٹ صاحب ضلع بھیجا جائے چنانچہ یہ تار ۱۰ فروری کو بھیجا گیا۔

چشمہ فیض سکول کولمبو کے منیجر و جنرل سیکرٹری ملک شجاع الدین صاحب نے مسلمانان سیلون کیطرف سے ایک مودبانہ اور نہایت قابل توجہ درخواست ڈائرکٹر صاحب مدرسۂ تعلیم کولمبو کیخدمت مین ارسال کی ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ مدرسہ مذکورہ کو جو اب تک ہر طرح سے ہونہار ثابت ہوا ہے اور بفضلہ روز بروز ترقی پر ہے۔ باضابطہ طور پر مسلمہ درسگاہون مین شامل کیا جائے۔ مسلمانان سیلون کا یہان تک ارادہ ہے کہ اس سکول کو بڑھاتے بڑھاتے درجہ ہائی یا کالج تک پہونچائینگے۔ خدا انکی ہمتون مین برکت دے اور انکی ساعی کو کامیابی عطا فرمائے۔ امید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر ممدوح اس درخواست کو منظور فرما کر مسلمانونکی دعائین لینگے۔

شمس العرب نام ایک نیا اخبار حال مین عدن سے جاری ہوا ہے۔ جو مصر سے چھپ کر آتا ہے۔ اور ہفتہ مین دو بار شائع ہوتا ہے۔ اب تک دو تین نمبر نکلے ہین جن مین خیر و غیرہ تو خاک نہین۔ ہان شروع سے اخیر تک ترکون اور سلطنت عثمانیہ کی مذمت بھری پڑی ہے۔ کہین سلطان کی شان مین ظالم۔ جھوٹا خلیفہ اور عیش پرست وغیرہ خدا جانے کیا کیا بکواس کیگئی ہے۔ کہین ترکون کو اجلاف۔ کمینے اور نام کے مسلمان کہا گیا ہے۔ بلکہ کافر تک بتلایا ہے۔ اور عربون کو انپر فضیلت دی ہے۔ اور خلافت کا حقدار انہی کو قرار دیا ہے۔ بقول معزز مصحح شمس الاخبار کیا ایسا ہونا اگر اسکا نام شمس العرب کی بجائے شمس الفساد رکھا جاتا۔ کیونکہ ایسمین فساد کی نجاست کے سوا اور کچھ نہین ہونا۔ مصر و شام کے اخبارات مین ابھی ان ذات شریف کی نسبت کوئی تحریر نہین نکلی۔ وہان پہونچکر اس شمس کی اصلیت پر یقیناً کچھ نہ کچھ روشنی پڑیگی۔ ابھی تک تو کہہ نہین سکتے کہ بظاہر مالک ایڈیٹر اس کا کون ہے۔ اور "معشوق پردہ زنگاری" کا مصداق کون؟

مسلمانان چین کی آبادی محققین کے متفقہ بیانات کی رو سے تین کروڑ بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہے۔ وہ سب کے سب بفضلہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت ہین۔ امور مذہبی خصوصاً صوم و صلوٰۃ کے بڑے لوگ بڑے پابند ہین اور باہمی اتفاق و ارتباط سے رہتے ہین۔ وہ جو فرد اور مختلف ہین۔ زراعت و تجارت اور کئی قسم کی دستکاری و صنعت مین کمال رکھتے ہین۔ انکی بہت سی مسجدین ہین جن مین جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ مین حضرت خلافت پناہی امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کا نام لیا جاتا ہے۔ مدارس بھی بکثرت ہین جن مین صرف و نحو۔ فقہ۔ تفسیر و حدیث کا درس ہوتا ہے۔ تعلیم سب چینی زبان مین ہوتی ہے۔ مسلمانان چین مین کئی ایک امراء اور رئیس بھی ہین۔ جو شیخ الاسلام چین کے ماتحت ہین۔ شیخ الاسلام وہی درجہ رکھتا ہے جو مسیحیونکے ہان پوپ کو حاصل ہوتا ہے۔ شیخ کا تقرر گورنمنٹ چین کیطرف سے ہوتا ہے اور پیکین مین رہتا ہے۔ مسلمانون کا سب سے بڑا سردار کانسو مین رہتا ہے۔ سلطنت چین کی اسلامی فوج کا ایک بریگیڈ جس مین پچاس ہزار سپاہی ہوتے ہین اس سردار کے ماتحت رہتا ہے۔ آج کل اس منصب پر عبدالمجید بن عبدالعزیز ہے۔ اس رئیس کی حکومت بریگیڈ مذکورہ کے علاوہ چین کی اور بھی بہت سی فوج پر ہے۔ اور اسطرح وہ ایک زبردست معتمد سلطنت سمجھا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اسپر پورا پورا اطمینان ہے۔ قلمروئے چین مین مسلمانون کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہے حتیٰ کہ حد قصاص وغیرہ تمام باتین شریعت اسلامی کے مطابق جاری ہین۔ چینی مسلمان طلاق کو نہایت معیوب سمجھتے ہین۔ رسوم شادی اصول مذہبی کے موافق ہین۔ مہر بہت ہی کم باندھا جاتا ہے۔ عموماً چودہ روپیہ سے تجاوز نہین کرتا۔ خواتین چین بڑی متقی و حسین ہوتی ہین۔ ایک یہ قاعدہ ہے کہ ہر مسجد کے دروازہ پر بورڈ لگا رہتا ہے جسپر مفصل نام اور یہ حکم کندہ ہوتا ہے کہ "کوئی غیر مسلم شخص وہان سے تجاوز نہ کرے"۔ بصورت خلاف ورزی مجرم کو غسل اور وضو کرکے مسجد مین چوبیس بجے بجالانے پڑتے ہین۔ اس سزا سے انکار کرے تو اسکی سزا قتل ہے۔ جانورون کو ذبح کرنیکا حق سرکار چین کیطرف سے صرف مسلمانون کو حاصل ہے۔ چینی زبان مین قرآن مجید اور کئی دیگر کتب مذہبی کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

محمڈن کالج علیگڈھ کے ٹرسٹیون کی کمیٹی مین پچھلے سال جو چار اسامیان خالی ہوئی تھین ۱۰ آنریری سیکرٹری کے علاوہ ابھی مین مفصلہ ذیل چار ٹرسٹیون کے پسند ہو گئی ہین:- (۱) راجہ جہانداد خان چیف آف گکھڑ اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جہلم۔ (۲) کنور غفور علیخان رئیس دانپور ضلع علیگڈھ۔ (۳) شیخ نوشاد علیخان رئیس جہانگیر آباد۔ (۴) مولوی بہادر علی ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

علمران سے خبر لگی ہے کہ شاہ بکنگھام اپنا سفرنامہ یوروپ لکھنے مین مصروف ہین۔ یہ کتاب باتصویر ہوگی اور فرنچ زبان مین ترجمہ ہوگی۔ پیرس والے مخالفہ فرانس مین چھپیگی۔

کہتے ہین کہ ہز مجسٹی شاہ ایران خلد اللہ ملکہ نے ایمپیریل گورنمنٹ عثمانیہ سے درخواست کی ہے کہ چند ترکی افسرون کو اس بات کی اجازت دیجائے کہ وہ ایرانی فوج مین بطور انسٹرکٹر (جنگی معلم) کے کام کرین۔ علاوہ بریں شاہ ممدوح کے حکم سے فارس کے ہائی سکولون مین ترکی اور فرانسیسی زبان کی تعلیم لازمی ہو گئی ہے۔

دولت علیہ ایران کی تجویز ہے کہ بحیرۂ کیسپین پر ایک سٹیم نیویگیشن کمپنی قائم کی جائے۔

طرابلس مین صوبہ کی فوجی پولیس کی اصلاح و ترتیب کیلئے ایک کمیشن مقرر ہوا ہے۔

مینلک شاہ حبش نے اٹلی کی اس فوجی سپاہی کو جو ابی سینیا مین مقید تھا رہا کر دیا۔ تو اب وہ اٹلی کو واپس آیا اور بیان کرتا ہے کہ وہان سو کے قریب اطالین اور بھی باقی ہین جن مین افسر بھی ہین بعض تو اپنی خوشی وہان رہگئی ہین مگر باقیونکو ابی سینیا والون نے گرفتار کر لیا ہے۔

استفسار۔ جناب ایڈیٹر صاحب وکیل بلحاظ وسیع واقفیت سے جملہ ناظرین وکیل سے عموماً اور بزرگان دین سے خصوصاً دریافت طلب ہے کہ بنک کی سود کی بابت انکی تحقیق کیا ہے۔ عموماً کسی قدر محتاط لوگ عجیب چکر مین ہین یعنی اگر وہ روپیہ خلاف شرع جمع کرکے منفعت حاصل کرتے ہین تو البتہ وہ برا کرتے ہین۔ اور اگر دراصل بنک کا سود جائز ہے اور مقدس علما کا گروہ فقط اوسکے متعلق عدم واقفیت کی صحیح فتوے صادر نہین فرماتا۔ تو اوس قوم بلاوجہ نقصان اٹھا رہی ہے۔ اسکے متعلق معزز نامزین و بزرگان دین کو جو واقفیت ہو اوس سے مطلع فرماوین۔ سرسید احمد خان مرحوم کے خیالات اسکی نسبت کیا تھے۔؟ اور کہان تک وہ راستی پر تھے۔

نیازمند مستفسر ایک خریدار وکیل۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار وکیل امرتسر مطبوعہ ۱۱ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۱ عرض ہے کہ تفسیر حقانی مؤلفہ عبدالحق صاحب دہلوی مطبع مجتبائی دہلی مین برائے فروخت موجود ہے۔ جلد ہفتم تک کی قیمت ۲۷ روپیہ ہے۔ جلد ہشتم زیر طبع ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب موصوف آجکل بریلی مین وارد ہین۔ والسلام۔

سید عبدالودود از بریلی۔

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن ۷ فروری (کا بقیہ) جنرل بُلر نے بوئر کی سیاہ کی بارہ مین افسرانِ فوج کا منشاء یہ ہے کہ وہ شمال کیطرف اور کچھ حصہ اسکا جانب جنوب چلا جائے تاکہ امپیریل آرمی ٹرانسوال اورینج ریور کالونی مین جمع ہوسکے ٭

۸ فروری۔ سکنڈ ڈریگون گارڈز اور، وین ہسارز غالباً کیپ کورروانہ ہونگی۔ کیپ ٹون مین یہ خبر اڑ رہی ہے کہ ہماری جو فوجین کیپ کالونی کیطرف دشمن کا صفایا کرنے کو بھیجی گئی تھین اونکو ایک وسیع میدان کا سامنا ہے چنانچہ ہمارا رسالہ برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ اور جو چیز آگے آتی ہے اوسکو صاف کرتا جاتا ہی۔ کہتے ہین کہ لارڈ کچنر مذکورہ بالا نقل و حرکت سے بالکل علیحدہ بذات خود بھی مصروف کارپیکار ہین۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اضلاع جنوبی کی فوجین باہم متفق ہوکر حصہ بالائی کی جانب اسی کام مین مشغول ہین۔ مسٹر کارنیج ایڈیٹر اخبار سوتھ افریکن نیوز بجرم لائبل اس الزام مین گرفتار کیا گیا ہے کہ اسنے ایک برٹش افسر کے فرضی و تخطون سے لارڈ کچنر کے متعلق اس مضمون کی چٹھی چھاپی تھی کہ اونہون نے خفیہ طور پر سپاہ کو یہ ہدایت کی ہوئی ہی کہ تم کسی قیدی کو نہ پکڑنا۔ آخر ملزم بڑی ہماری ضمانت پر رہا کیا گیا۔ کل کی فہرست نقصانات سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے ۴۲ آدمی میدان جنوبی افریقہ مین ہماری سرحد سے ٭

ایضاً۔ بوئرون کی چھوٹی چھوٹی پارٹیان مختلف مقامات پر برابر کیپ کالونی مین داخل ہورہی ہین۔ دو سو بوئر مڈلبرگ کی شمال کیطرف سے گذر کر کیلومینیا مین ہرنزوگ کی فوج سے جا ملنے کیلئے جارہے ہین۔ کرنیل ڈی لائل مع ایک طاقتور جمعیت کے کیلونیا سے قریب ہوتا جاتا ہی۔ وسطی علاقہ مین بوئر دستے انقطاعی مڈبھیڑ سے بکامیابی بچ رہے ہین۔ انگلنڈ اور آئرلینڈ مین یومینری فوجکی بھرتی بڑی تیزی کے ساتھ ہورہی ہے اور بلاشبہ مطلوبہ تعداد مدت معینہ مین بہم پہونچ جائیگی۔ مقام کراڈوک مین ۱۹ کو نیل زیر تحقیقات ہین۔ انپر الزام یہ قائم ہوا ہے کہ بوئرون کے ساتھ ملجانے کی تیاریان کر رہے تھے۔ بوئر پناہ گیرون کی کیمپ سو ملینون کی زیر تحت رکھی جائین گے برٹش کے زیر حمایت اس وقت ساٹھ ہزار بوئر ہین ٭

۹ فروری۔ لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ ڈیوٹ تحیبا نچو مین نہین ہی۔ جیسا کہ انکی سابقہ مراسلت مین بیان کیا گیا تھا۔ بلکہ وہ تو ابھی رمتھ فیلڈ کے شمال ہی مین موجود ہے۔ جن بوئرون نے پومپی سائڈنگ پر حملہ کیا تھا وہ اب فلپوٹیس پر بڑھ رہے ہین۔ لارڈ میتھون نے دشمن کی جمعیت کو رسبرگ کے مشرق کیطرف منتشر کردیا ہی کارک کو دستی پیٹرز برگ کی ذخایر اور سامان رسد کو تباہ کردیا ہی اور ۳ ہزار پانسو گھوڑی اور مویشی گرفتار کرلیے ٭

۱۰ فروری۔ بوئرون نے گرے لنگسیٹڈ اور ولیکفونٹین کے مابین ڈاک گاڑی کے انجن کو اڑادیا۔ چار سو بوئرون اور ٹرین اسکورٹ (ریلگاڑی کی حفاظتی فوج) مین خوب زور کی لڑائی ہوئی۔ اکثر مسافر مجروح ہوئی جن مین سے ۹ کے تو بہت ہی کاری زخم آئے۔ بوئرونکی کمک بھی آن پہونچی۔ پھر تو ان موذیون نے ڈاک کو لوٹ لیا۔ اور مسافرون کا روپیہ۔ پیسہ۔ کپڑا لتہ خوب ہی لوٹا۔ تازہ ترین خبر یہ ہے کہ جنرل فرنچ نے مقام ارمیلو پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور کہ ۶ ہزار بوئر ایمسٹرڈم کیطرف لوٹ رہے ہین۔ بوئرون نے جنرل سٹھ ڈورین کی پیرفتی چوکیون واقع بوتھیول پر نہایت تندی سے حملہ کیا۔ اور بہت ہی نقصان پہونچایا۔ مگر آخر دشمن کو بھی بنقصان کثیر پسپا ہونا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بوئر حملہ آور گریف رینٹ سے اس وقت صرف نو میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہین اور اوس سڈے کے بھی قریب جوار مین آن پہونچے ہین۔ لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ بوئرون نے ایمسٹرڈم کیطرف لوٹتے ہوئے ایک بیس ڈیلیگیٹ کو پکڑلیا اور دیگر بوئر قیدیون کو بھی لیگئے۔ تمام خبرین اسی قسم کی پہونچ رہی ہین کہ بوئر نہایت ہی تند اور ترش ہوتے جاتے ہین۔ پچاس بوئرون نے جنرل فرنچ کی اطاعت قبول کرلی ہی مشرقی کیطرف ہماری نقل و حرکت نے دشمن کے تمام منصوبونکو خاک مین ملادیا ہے۔ اور کرنیل ڈی لائل نے کیلومینیا پر قبضہ کرلیا ہے۔ دشمن اب مقام وہنہارٹ کیطرف لوٹ رہا ہے۔ کرنیل ہیگ بوئرونکی جمعیت قلب کو ابرڈین کیطرف بھگا رہے ہین۔ لارڈ کچنر کی ایک مراسلت مظہر ہے کہ لوئس بوتھا نے دو ہزار بوئرونکی جمعیت لیکر جنرل ڈورین سمتھ پر بمقام بوتھا دل حملہ کیا۔ کچھ دیر تک سخت جنگ ہوتی رہی۔ آخر بوئر پسپا کئے گئے۔ اسی مقابلہ مین بوئر جنرل سپرویٹ اور انکے دو فیلڈ کارنٹ مارے گئے۔ علاوہ ازین دشمن نے اپنے آدمیونکی بیس لاشین اور بہت سے مجروح میدان جنگ مین بھی چھوڑے۔ ہمارا نقصان یہ ہوا۔ کہ ۱۴ مقتول اور ۵۴ مجروح۔ ڈیوٹ کو بیتھولی کے مشرق کیطرف ڈرفٹ کے عبور کرنے مین ناکامی ہوئی۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جیگرز فونٹین کی جانب جنوب ریلوے لائن سے گزر رہا ہے۔ پرتگال نے یہ بات منظور کرلی ہے کہ مسٹر پوٹ ڈچ کونسل متعینہ لورینکو مارکوئس کو واپس چلے جانے کی اجازت دیجائے ٭

۱۱ر جنوری۔ بوئرون نے ایک اور ٹرین تباہ کردی ہی۔ اور ولاکفونٹین کے قریب ٹرینون کی تعمیر و ذخایر سامان کا بھی ستیاناس کردیا۔ آلڈر شوٹ مین اب پانچہزار یومینری رنگروٹ جنگی قواعد کی مشق کررہے ہین۔ یوٹر ایسٹ لنڈن سے تار دیتا ہے کہ ڈھائی ہزار بوئر ڈیوٹ کی ماتحتی مین بیچوانہ کو ہٹ رہے تھے۔ کرنیل ہلچر نے اگے دھر لیا۔ اور لگی تعاقب کرنے۔ مگر مقام ٹابکسبرگ پر وہ پلٹ کر برسر مقابلہ آئی۔ اور افسوس کہ ہماری سات سو کو لونیل سپاہ کو انہون نے دبالیا۔ یہ ۳ر جنوری کا ذکر ہے اس مقابلہ مین ہماری فوج (کولونیل) کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔ بلکہ اسی اپنا پومپوب کا توپ خانہ بھی چھوڑ جانا پڑا۔ ہان مگر اخیر مین عساکر برطانیہ کو اتنی کامیابی بھی ہوئی کہ جنرل ٹوکس سی جا ملے۔ ایک اور معاملہ سی جو ابھی تک بیان نہین ہوا ہے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ڈیوٹ جنوب کیطرف جانیکی کیلئے کشمکش کر رہا ہے۔ کرنیل ہلچر کے آگے جو بوئر پیچھے کو ہٹ رہے تھے اونہون نے اصل مین ہماری فوج نوآبادی کے ساتھ یہ شرارت کی کہ بلوم فونٹین اور سمالڈیل کے درمیان ٹابکسبرگ کی پہاڑیون پر گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ پھر کمینگاہ سی عین موقع دیکھ کر اچانک نکل کھڑے ہوئے۔ اور دھوکہ مین ہماری سپاہ کو نرغہ کرلیا اسی وجہ سی اول تا اول مین ہمارا وہ (پومپوب) توپ خانہ بھی دشمن کے ہاتھ پڑا۔

ایضاً۔ وین نیوزیلنڈ کنٹنجنٹ فوج جس مین تین سو سپاہی ہین۔ ایک مہینہ کے اندر مدروانہ جنوبی افریقہ ہوجائیگی۔ اور وہان پہونچنے پر یہ سپاہی اون آدمیون کو سبکدوش کرینگے جن کی میعاد ملازمت پوری ہوگئی ہی دیگر رملیف افواج بھی بعد مین روانہ کیجائینگی ٭

کلکتہ سے ۱۱ر فروری کی تار خبر مظہر ہے کہ جنگ جنوبی افریقہ کے برٹش نقصانات من ابتدائی ۲۹ جنوری تک ۵ر فروری کی جو فہرست شایع ہوئی اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ۲۹ر کو سکنڈ ڈرہم لائٹ انفنٹری کے لفٹنٹ ای۔ ایس وے مقتول۔ فرسٹ اسکس رجمنٹ کی میجر کو بمین سخت مجروح۔ رائیل ہارس آرٹیلری کے کپتان ایچ ٹی بروک زخمی فیلڈ آرٹیلری کے لفٹنٹ پامر مفقود الخبر اور اغلباً دشمن کے ہاتھ اسیر۔ ۳۱ر جنوری کو امپیریل یومینری کے لفٹنٹ جی گرین مقتول۔ اور کپتان بگنبا خفیف سی مجروح۔ سکنڈ سوتھ ویلز بورڈرز کے لفٹنٹ آر پی کرولی سخت مجروح۔ اور سول سرجن ڈبلیو ایل ڈبلیو واکر زخمی اور بعد ازان فوت۔ امپیریل یومینری کے لفٹنٹ جی ایچ فوکی قید ہوگئی۔ یکم فروری کو بتیھیون مونٹ انفنٹری کے کپتان جی۔ وی ولسٹر اتفاقیہ شکار اجل ہوئے۔ ۲ر فروری کو رائل گیرزن آرٹیلری کے سکنڈ لفٹنٹ جی اور مرود خفیف سی زخمی۔ ۱۸ ویں ہسارز کے لفٹنٹ سی ایف کوسٹن مجروح اور بعد فوت فرسٹ کنگس رائل رائفلز کے لفٹنٹ آر۔ آئی ریڈ بھی علی الترتیب ۳۰ر فروری کو بشمین سوتھ آسٹریلین کنٹنجنٹ کے لفٹنٹ جی ٹی ڈمپسی مجروح بزخمہائی مہلک۔ امپیریل یومینری کے لفٹنٹ پامر صاحب خفیف سی مجروح۔ افسران ذیل بیماری سے فوت ہوئے۔ یکم فروری کو ۱۴ ویں ہسارز کے سکنڈ لفٹنٹ وی آنریبل ایچ رابرٹسن صاحب کہوری پہٹ کرائی ہاک عدم ہوئے۔ ۳ر فروری کو کیپ پایونیر ریلوی رجمنٹ کے میجر جی۔ آر۔ ڈوڈ بعارضہ نامعلوم۔ ۴ر فروری کو بھی ایک لفٹنٹ اور کوارٹر ماسٹر علی الترتیب ۵ر فروری کو ایک کپتان کا لک کی بیماری سی۔ ایک افسر مرض اسہال سی اور ایک کپتان انٹرک بخار سے۔

۱۲ر فروری۔ جنوبی افریقہ کو یومینری فوجکی روانگی شروع ہوگئی ہے۔ اور یہ کمک بسرعت تمام پہونچائی جائیگی مسٹر چیمبرلین نے سر الفریڈ ملنر کو جو چٹھی لکھی ہے اسمین اونکو اوس جواب کی نسبت اظہار پسندیدگی کیا ہی جو سر الفریڈ نے افریکنڈر کانگرس کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا۔ اور جسکا مطلب یہ تھا کہ گورنمنٹ کا کوئی ارادہ اپنی اس پالیسی کو چھوڑنیکا نہین جسپر برٹش ایمپائر نے پسند کیا ہے ٭

ہماری جنرل سمتھ ڈورین پر حملہ کرنیکے بعد (بوئر جنرل) بوتھا سرحد سوازی لینڈ کیطرف ہٹ گیا تھا۔ اب لزبن سی یہ خبر سننے مین آئی ہے کہ دو ہزار بوئر حال ہی مین سوازی لینڈ سی گزر کر ساحل پر جا نکلے ہین۔ اور اوس سامان جنگ کی پہونچنے کا انتظار کر رہے ہین جسکو برطانی اور پرتگالی اگنبوٹون نے خشکی پر اترنیسے روکدیا تھا ٭

۱۳ فروری۔ افریقہ مین انگریزی نجارغیر معمولی سختی پر ہے۔ لورینکو مارکوئس مین کثرت سے موتین ہو رہی ہین وہان ضلع کواٹی پورٹ سے بھی مریضون کی کہپین برابر چلی آرہی ہین بہت سے بوئیر پناہگیر بھی رہی ملک عدم ہو چکے ہین رپورٹر کا نامہ نگار متعینہ کوبسبرگ تار خبر دیتا ہے کہ نارد والسپونٹ کی شمال مین ڈنکرز پورٹ کی پہاڑیون پر دشمن پٹا پڑا ہے۔ طرفین سے گولہ باری بھی اس وقت تک ایک آدہ دفعہ ہو چکی ہے۔ ایک اور رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ڈیوٹ کبھی کا دیائی اور نیج کو عبور کر چکا۔ اور اب وہ پلیس ٹون کیطرف جا رہا ہی۔ برٹش فوجی چاردستے اسکی تعاقب مین ہین۔ ساحل کی اس سرے سے اوس سرے تک فوجی کارروائی بڑی تیزی سے جاری ہی۔ لارڈ کچنر تار دیتی ہین کہ جنرل فرنچ نے وان کا ایک بدرو گرفتار کر لیا ہے جس مین ۵۰ گاڑیان تہین اور ۴۵ قیدی تھے۔

کیپ ٹون کی فوجی ذخایر وہان تو نہین رہنے دیے گئے۔ مگر معلوم ہوا کہ ضایع بھی نہین کیے گئے ہین جیسا کہ انسداد ۱۴ فروری غیر سرکاری خبرون سے پتہ لگتا ہے کہ پچھلے ہفتہ جنرل فرنچ نے مقام ارمیلو مین بوئیر کیمپ پر حملہ کرتے ہوئے ۱۰۰ بوئیرون کو ہلاک کیا۔ اور دوسو کو گرفتار۔ علاوہ مویشی کی ایک خاص تعداد کے پائیڈ ڈیوٹ اب کیپ ٹون مین ہی۔ اور بوئیرون کو یہہ جتانیکی کوشش کر رہا ہے کہ افریقیدرون سے امداد کی توقع رکھنا عبث ہی اسکی رائے مین کوئی پر حملہ ہونیکا باعث افریقیدرونکی وہ تقریرین ہین جن کیوجہ سے بوئیرونکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ڈچ بھی آمادہ فساد ہو کر اٹھ کھڑے ہونگے۔ چونکہ جنوبی افریقہ مین اینٹرک نجار اس سرے سے اوس سرے تک نہایت ترقی پکڑ گیا ہے۔ اس وجہ سے میونسپلیٹیون نے گورنمنٹ سے استدعا کی ہے کہ قانون حفظان صحت سے متعلق ہمدی اختیارات کو وسعت دیجائے۔

محاربۂ چین

۹ فروری۔ ٹائمز کا نامہ نگار پیکین بیان کرتا ہے کہ روس نے یہہ صلاح پیش کی ہے کہ چین سے تاوان شورش کے ایک حصہ مین دیوار اعظم سے اوپر اوپر کی "ناروران چائنیز ریلوے" (چین کی شمالی ریلوے) لے لی جائین۔

۱۱ فروری۔ فرنچ سپاہ نے جو مال و متاع چین مین لوٹے کہسوٹ لیا تہا اور بعد مین فرانس کو بھیجدیا گیا وہ اب گورنمنٹ چین کو واپس دیا جائیگا۔ "ماسکو گزٹ" یہ ارشاد کرتا ہے کہ مانچوریا مین مستقل طور پر روسی عمل دخل ہو جائے اور باضابطہ عملہ ہائے حکومت قائم کر دیے جائین۔

۱۲ فروری۔ ٹینٹسن مین برٹش کو اطلاع دیگئی ہے کہ شمالی ریلوے کو جرمنون سے ایکیدن کے نوٹس پر اپنے قابو مین لے لینے کیلئے تیار رہین۔ چنانچہ برٹش سٹاف اس کام کیلئے مستعد ہے۔ کونٹ وان والڈرسی اس بات سے ناخوش ہی کہ گفتگوئے مصالحت تو چھڑی ہوئی ہے اور فرانس ہے کہ شانسی کو ایک مہم بھیجنے کا بندوبست کر رہا ہے۔ چنانچہ کونٹ نے اس امر کی شکایت کی تھی جسکے جواب مین (فرنچ) جنرل بیلوڈ نے یہہ کہا کہ مین جو کچھ کر رہا ہون اپنی خوشی اور آزادی و خود مختاری سے کرتا ہون کہ کونٹ وان والڈرسی کے صلاح مشورہ سے۔ پس میری سمجھ مین یہی ٹھیک معلوم ہوا کہ بغاوت اور فتنہ فساد کا جڑ بنیاد ہی سے قلع قمع کر دیا جائے تاکہ وہ اس سے آگے بڑہنے نہ پائے۔

ایضاً۔ ہانگ کانگ مین افواہ ہے کہ ہند۔ وستان کو فوجین اپریل مین واپس ہونگی۔

ایم ڈیلکاسی وزیر صیغہ خارجہ فرانس نے اپنی چیمبر مین یہہ کہا کہ "دول عظام کا تو اب بھی پکا ارادہ ہی کہ چین سے پوری پوری تلافی مافات کرا لین۔ اور تمام نقصان بھر لین"۔ اور کہ "انگلو جرمن عہدنامہ فرانس کیلئے کسی طرح بھی بے چینی کا موجب نہین ہو سکتا"۔

۱۳ فروری۔ سینٹ پیٹرزبرگ (دارالخلافہ روس) مین کہا جاتا ہے کہ قصائے مشرق کی سیاسی پیچیدگیان اس امر کی مقتضی ہین کہ وہان روسی فوجکی تعداد بڑہا دیجائے۔

متفرق تازہ خبرین

قیصرہ مرحومہ۔ لندن۔ ۱۲ فروری۔ شاہ جمجاہ نے صلاح دی ہی کہ موجودہ و سابقہ کیبنٹ کے ممبرون کی ایک چھوٹی سی کمیٹی قایم ہو۔ اور وہ کوین وکٹوریہ مرحومہ کی مناسب یادگار کے مسئلہ پر غور و خوض کرے۔ ۱۳ فروری پیکین سے ٹائمز کی ایک تار خبر ہے کہ ملکہ معظمہ کی وفات پر چین کیطرف سے بھی تعزیت اور اظہار ہمدردی کیا گیا۔ مگر چونکہ انگلینڈ کیطرف سفیر چین کی حیثیت سے جو شخص تعزیتی پیغام لیکر گیا۔ وہ اک معمولی سا حقیر و غیر معروف عہدہ دار تھا۔ اس لیے سر آئی۔ سیٹو (سفیر برطانیہ متعینہ پیکین) نے وہ پیام نامنظور و واپس کر دیا۔

مہم سومالی۔ لندن۔ ۱۰ فروری۔ ممباسہ کی خبرون سے معلوم ہوا کہ یہان اس بات کی افواہین اڑ رہی ہین کہ افاذین صومالی جرمانہ ادا کرنے پر آمادہ ہین۔ اور مسٹر جیمز کے قاتلون کو بھی حوالہ کر دینا چاہتے ہین۔

سپین مین شورش۔ لندن۔ ۱۱ فروری۔ سپین مین کلرکون کے برخلاف سخت فساد برپا ہو گیا ہے۔ پوپ کے ایلچی اور نیز کونٹ کیسٹرٹاپر جسکے بیٹے کا رلوس کی ۱۴ ماہ حال کو پرنسس آف آسٹریا سے شادی ہونیوالی تھی۔ ہلا بول دیا گیا۔ اور پتھر برسائے گئے۔ ۱۲ فروری۔ اینٹی کلیریکل فساد جو خاص میڈرڈ (دارالخلافہ سپین) مین برپا ہوا ہے۔ وہان اور نیز صوبجات مین پھیلتا اور زیادہ زیادہ خطرناک ہوتا جاتا ہے۔ روزمرہ بلوائیون کے ہٹ کے ہٹ لگ رہے ہین سنگساری اور گولی باری ہوتی ہے۔ ۱۴ فروری کل شب کو میڈرڈ مین بڑا ہنگامہ برپا ہوا۔ اور فوج نے بلوائیون کی بھیڑ بہاڑ پر فیر کیے۔ ایضاً۔ تازہ تر خبر یہ کہ میڈرڈ مین فوجی قانون کا اعلان ہو گیا ہے۔

جدید قرضہ۔ لندن۔ ۹ فروری۔ گورنمنٹ برطانیہ نے ایک کروڑ دس لاکھ جدید قرضہ کا اشتہار دیا ہی جو ایکسچیکر بونڈ کی شکل مین ۳ فیصدی سود پر لیا جائیگا۔ اور ۱۹۰۵ء مین ادا کیا جائیگا۔ ۱۰ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مذکورہ بالا ایکسچیکر بونڈ کے علاوہ اگر ضرورت پڑی تو انکی بعد جنگی اغراض کیلئے گورنمنٹ اور بھی قرضہ مستقل سکیورٹیز کی صورت مین لیگی۔ ۱۳ فروری۔ اکروڑ ۱۰ لاکھ کے قرضہ کی بابت ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ ۹ ہزار سو پونڈ کی درخواستین اس وقت تک آچکی ہین۔ بونڈ کی قیمت اوسطاً ۹ پونڈ شلنگ ۱۰ پنس فیصدی تھی۔

کیپ ٹون مین طاعون۔ ۹ فروری کی تار خبر (یعنی کیپ ٹون مین طاعون کی دو وارداتون کا ہونا گزشتہ اشاعت مین درج اخبار کیجا چکی ہے۔ ۱۱ فروری۔ کی خبر مظہر ہے کہ وہان اب تک پلیگ کے دس کیس ہو چکے ہین جنمین سے ایک مریض گورا بھی تہا۔ اسی تاریخ مین بعد کی خبر ہے کہ ۱۰ ماہ حال تک اس وبا کی ۱۳ وارداتین ہو چکی تھین اور دو موتین۔ ۱۲ فروری کا ٹیلیگرام مظہر ہے کہ کیپ گورنمنٹ نے دول عظام کو اعلان دیا ہے کہ یہ شہر کیپ ٹون مین وبائی طاعون پھیلی ہوئی ہی۔ تین تازہ وارداتین کل بھی ہوئین۔ تجویز یہ ہے کہ کافرونکی آبادی کو کیمپ ٹنڈون مین رکھا جائے۔ اور کیمپون یا لنگرگاہون مین جو کچھ بھی جنگی سامان اور ذخایر رسید وغیرہ ہون علیحدہ کر دیے جائین۔ کیونکہ ان جگہون مین کمبخت چوہون نے بڑا دق کر رکھا ہی۔ ۱۵ فروری۔ کیپ ٹون مین ۱۲ وارداتین ہوئین۔ ۱ اور ۲ ایرات کو۔

فرانس اور اٹلی۔ لندن ۱۱ فروری۔ ٹولون مین فرنچ پریزیڈنٹ لوبے کی تشریف بری کے وقت یہ امر کو اٹلی کا بھی ایک مضبوط دستہ وہان جائیگا۔

روس مین قحط۔ لندن ۱۲ فروری۔ ٹومسک وٹو بالسک مین اور نیز جنوبی روس کے کئی دیگر صوبجات آن روئے بیکال مین امسال غلہ کی فصلون مین ناکامی ہوئی۔ رعایا قحط کے مارے تباہ ہو رہی ہی۔ گورنمنٹ روس نے ۵۰ لاکھ روبل (روسی سکہ) مصیبت زدونکی امداد کیلئے منظور کیے ہین۔ اور پرائیویٹ اشخاص سے بھی خیر خیرات کیلئے اپیل کی گئی ہے۔

روسی تجارت فارس کیساتھ۔ لندن۔ ۱۲ فروری۔ روس کی تجارتی سٹیمر لائن کی جدید لائن کا پہلا جہاز خلیج فارس مین کاروبار تجارت کا سلسلہ چھیڑنیکیلئے ۱۴ ماہ حال کو اوڈیسہ سے روانہ ہوگا۔

مختلف۔ لندن۔ ۱۱ فروری۔ اعلیحضرت ڈیوک آف یارک کو افاقہ ہو۔ آپ لندن کو واپس تشریف لیگئی ہین۔ ۱۲ فروری۔ شاہ پرتگال لندن سے روانہ ہو گئے۔ ۔۔ وینا (دارالخلافہ آسٹریا) مین سرویا کے سابق بادشاہ ملان کی وفات کا اعلان ہوا۔ ایضاً (از کلکتہ) بقول انڈین ڈیلی نیوز فیلڈ مارشل ارل رابرٹس بہادر آجکل اسبات کی فکر مین لگے ہوئے ہین کہ کرسٹل محل مین ایک عظیم الشان بحری و جنگی نمائش ماہ مئی کے شروع مین کھولی جائے۔ نوابان دیسی کو بھی کہا جائیگا کہ اپنی جنگی اشیا قابل نمائش بھیجین۔ اور کوشش کیجائیگی کہ یہ نمائش حتی الامکان نہایت مکمل ہو۔ نمائش کا

بڑی خطرناک بات ہی یہہ کہ کہانسی و زکام کو جو ام الامراض ہے اور انسان کا دشمن جانستاں حقیر سمجھا جائے۔ اگر آپ کو جان شیرین عزیز ہے تو Chamberlain's Cough Remedy استعمال کرو۔ جو کہانے مین خوش ذائقہ اور تاثیر مین حکمی و شرطیہ شفا ہے۔ مل تو ہر جگہ سے سکتی ہے۔ مگر یہان اس پتہ سے دستیاب ہوگی۔
شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی۔ ہال بازار امرتسر

ہندوستان کی خبرین

کبھی ایسی زور کی نہین ہوئی تھی - ہزارہا ایکڑ زمین مزروعہ جس پر زیادہ تر گندم کاشت کیا ہوا تھا بالکل غارت ہوگئی - اور لوگ تباہ ہوگئے ٭

قبیلۂ آکاخیل نے گورنمنٹ کو جرمانہ ادا کر دیا ہے ٭

محسود وزیریون کی ناکہ بندی چونکہ ابھی قایم رہیگی اس واسطے موسم گرما مین فوجکے قیام کا انتظام ہو رہا ہے ٭

دکن مین آجکل گندم معمولی نرخ کی نسبت دوگنا گران ہو رہا ہے ٭

فوجی افسرون کو اختیار ملا ہے کہ جہاونی کے جس کوئین کو چاہین جبریہ صاف کرائین کوئی مزاحم نہین ہو سکتا ٭

وائسریگل کونسل کی ممبری کیلئے بنگال کیجانب سے بابو سرندر ناتھ بنیرجی اور مہاراجہ دربھنگہ مین مقابلہ ہے ٭

بنارس سے یہ افسوسناک خبر ملی ہے کہ رامنگر سے ایک کشتی سو آدمیون کو لیئے آرہی تھی - بوجھ کی زیادتی کے باعث غرق ہوگئی - صرف چھ آدمی بچے باقی سب ڈوب گئے ٭

میرٹھ مین گھوڑدوڑ ۱۰ سے ۱۲ مارچ تک ہوگی ٭

الہ آباد ہائیکورٹ نے حال مین اسبات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ڈاک کی ٹکٹ رسید کی شکل پر بطور ٹیکس کے نہین استعمال کی جا سکتی ٭

رنگون مین چینی سوداگرونکی کوٹھی کو آگ لگ گئی ۶۸ ہزار روپیہ کے مال کا نقصان ہوا ٭

نواب صاحب دیر نے کلکتہ کی یادگاری فنڈ مین ۱۱ سو روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے جو بہمہ وجوہ نہایت قابلقدر ہے ٭

ڈاکٹر ہاج صاحب نے ہندوستان کے اون مقامات کا معائنہ کیا جہان سونے کی کانین مل سکتی ہین - آپ عنقریب گورنمنٹ کو رپورٹ بھیجنے والے ہین ٭

مدراس

کوئمبتور (بنگلور کے کارخانہ بارود پر ڈاکہ پڑا - ۳۰ پونڈ ڈائنامیٹ اور بہت سا دیگر سامان لوٹ گیا - ڈاکو پانچ چھ کے قریب تھے جنہون نے مکان کی دیوار کو جو بڑی سنگین تھی بارود سے اڑا دیا - اور پھر اپنا کام کرکے چلتے بنے (۱۰)

قحط کی امداد پانیوالونکی تعداد ہندوستان مین دو لاکھ چودہ ہزار اب بھی ہے ٭

کلکتہ کے دفاتر سرکاری ۲۰ مارچ کو بند ہو کر شملہ مین یکم اپریل کو کھلین گے ٭

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر شروع مارچ مین لاہور واپس تشریف لانے پر پنجاب مین یادگار فنڈ کے مسئلہ پر غور کرنیکی غرض سے ایک پبلک جلسہ منعقد فرمائین گے ٭

پنجاب اور ممالک متوسطی و شمالی کے بعض حصون مین پچھلی بارشون نے اشاعۂ فصل کو نقصان پہونچایا کیونکہ مینہ بیجا پیدا ہو گیا ہے مگر خوشی ہے کہ تاحال کوئی بڑی بیماری مضرت نہین پہونچنے پائی ٭

بجٹ سال آیندہ مین ۱۶½ لاکھ روپیہ قبضہ چترال اور اسکے سلسلہ آمد و رفت وغیرہ کے متعلق شامل کیا گیا ہے ٭

وزیریون کی ناکہ بندی کیلئے سال آیندہ کے فوجی مصارف کے تخمینہ مین ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ کے قریب کہا جاتا ہے کہ ہو گا ٭

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ مغربی و شمالی کا ارادہ ہے کہ اپنے اس دورہ سے واپس آکر جو آپ قحط کمیشن کیساتھ فرما رہے ہین - بہت جلد ایک جلسہ عام منعقد فرمائین جسمین ملکہ انجمانی کی وفات پر ہندوستانیون کیطرف سے انکی قومی یادگار قایم کرنیکے متعلق غور و فکر کیا جائیگا - اس پبلک میٹنگ مین صوبہ بھر کے تمام مقام شریک ہونگے - غالباً ۲۰ فروری تک یہ جلسہ ہوگا لیکن ٹھیک تاریخ اور مقام جلسہ ہنوز مقرر نہین ہوا ہے ٭

مشرقی تبت کا بڑا لامہ ۲۰ ماہ حال کو سیلون سے کلکتہ پہونچا - یہ ۱۱ ہیئت پیشرو برگ (دارالخلافہ روس) ہو کر آیا ہے - اور بہت جلد سیام کو روانہ ہونیوالا ہے ٭

مہاراجہ صاحب الی میسور اپنے دورۂ برما کے بعد نگون سے مدراس پہونچینگے ٭

یادگار قیصرہ کے چندہ کی میزان ہفتہ زیر اشاعت کے شروع مین ۱۴ لاکھ ۴۲ ہزار روپیہ تک پہونچی تھی بابن تفصیل :- مہاراجہ صاحب کشمیر ۵ لاکھ - مہاراجہ صاحب پٹیالہ ۲ لاکھ - مہاراجہ صاحب جیپور ۱ لاکھ - مہاراجہ صاحب میسور ۱ لاکھ - باقی متفرقات جنمین سے بیشتر کی فہرست گزشتہ اشاعت مین درج کیجا چکی ہے - مگر ان سب کے علاوہ حال مین یہ چندے عطا ہوئے ہین :- مسز رالی برادرز ۵ ہزار - مسز عذرا ایڈ کو ۵ ہزار - مسز بیری ایڈ کو ۳ ہزار - لفٹنٹ گورنر اور چیف جسٹس ہر ایک ہزار -

کلکتہ سے ۱۳ فروری کی تار خبر ہے کہ "کوئین وکٹوریہ میموریل فنڈ" کی رقم اب ۳۵ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ تک پہونچگئی ہے - چندہ کی سکنڈ لسٹ (فہرست دوئم) مین رقومات ذیل شامل ہین :- کونسل آف رجنسی مٹیالہ الاکھ روپیہ - راجہ سری ناتھ رائے و برادران ۴ ہزار روپیہ - بابو کالی کشن ٹگور ۵ ہزار روپیہ - ایشیاٹک سٹیم نیویگیشن کمپنی (دخانی جہازات کی ایشیائی کمپنی) ۵ ہزار روپیہ - مسز برڈ اینڈ کو ۵ ہزار روپیہ - ٹرنر مارسین اینڈ کو ۲½ ہزار روپیہ - مسز جیسپ اینڈ کو ۲ ہزار روپیہ - مسز اے بولی اینڈ کو ۲ ہزار روپیہ - آچ بشپ کوئیلاس واے - ایم وجی - آر آیرون - آنریبل ٹی ریلے و مسز بیکن اوس اینڈ کو ہر یک یک یک ہزار روپیہ ٭

کانپور ٹوہنال مین بھی ایک عظیم الشان جلسہ قیصرہ مرحومہ کی یادگار کے متعلق منعقد ہوا جس مین تمام بڑے بڑے دیسی رؤسا شہر اور عہدہ داران سرکاری شریک تھے ٭

گورنمنٹ آف انڈیا نے حضور کمانڈر انچیف بہادر کو ہدایت کی ہے کہ فوجی ذخایر کی خریداری مین جہانتک ممکن ہو مقامی دیسی کارخانجات کی حوصلہ افزائی فرمائین ٭

جرمن دوروجنیو نکی حال ہی مین منظوری ہوئی ہے انکے متعلق سیکرٹری آف سٹیٹ نے یہ مان لیا ہے کہ انمین سے ایک بٹالین تو گڑھوالیونکی ہو - اور ایک بنگال پالونیرز جاٹون کی ٭

ضلع سیالکوٹ تحصیل ظفروال مین پنڈی چنیانی نام ایک موضع مین وبائے طاعون پھوٹ نکلی ہے - اس گانو کی آبادی ۱۸۱ ہے - اس تحصیل اور نیز اسکے متصل ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل مین یہ بیماری کئی گانون مین پھیل چکی ہے ٭

بالی نام ایک مقام واقع ریاست مارواڑ راجپوتانہ مین بھی بمبئی سے وبائے طاعون آپہونچی ہے - معمولی انسدادی تدابیر عمل مین لائی جا رہی ہین ٭

نوشہرہ درگئی ریلوے شروع جنوری سے کھلی ہے مگر اسی قلیل عرصہ مین اسمین معقول ترقی کی ہے - سرحد پر یہ سب سے پہلی ۲½ فٹی پٹیری کی لائن ہے - نوشہرہ مین ایک دریائے کابل کے پل کی تعمیر بمقول پایونیر فی الفور شروع ہو جانی چاہیئے ٭

دہلی سے پایونیر کا نامہ نگار تار دیتا ہے کہ قیصرہ مرحومہ کی یادگار کا مسئلہ یہان بھی مثل دیگر مقامات کے معرض بحث مین آیا - اور لوکل پبلک کی متفقہ رائے اس امر کی تائید مین ہے کہ اگر کوئی قومی یادگار اسی نوعیت کی قایم کیجانی قرار پائے جیسے کہ لارڈ کرزن بہادر نے تجویز فرمائی ہے تو وہ دہلی ہی مین قایم ہونی چاہیئے کیونکہ ہر اک لحاظ سے شہر دہلی ہی اسکا مستحق ہے (وکیل بھی گزشتہ اشاعت مین اسی قسم کی رائے دیچکا ہے) اور اگر ایسا نہ ہوا تو اہل دہلی اپنی جداگانہ یادگار بنانیکو تیار ہین - چنانچہ یہانکے اور بڑے بڑے تجار اور بینکر تو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق معقول رقمین دینگے ہی مگر اول تو ایک ہی نامی گرامی مسلمین لوکل میمبرل کی تمام ضروریات کیلئے کافی رقم عطا کرنے پر آمادہ ہین - یادگار کی نوعیت کے متعلق ایک خیال یہ ہے کہ مشہور مٹکاف اسٹیٹ خرید لیجائے - جو بطور پبلک تفریح گاہ (پارک) کے رہے اور اس مین دریائے جمنا کے کنارہ مکمہ معظمہ کا ایک مجسمہ یادگاری مینار یا ستون تعمیر کرا دیا جائے - صورت مجوزہ مین یادگار کا منظر بلاشبہ نہایت دلفریب اور بےنظیر ہوگا ٭ مگر غور طلب یہ ہے کہ اہل دہلی کی کوئی اور ضرورت تفریح و تفرج کی اہم تر بھی ہو سکتی ہے جدید صوبہ سرحدی کا ہیڈ کوارٹر غالباً پشاور رہیگا - اور اسمین ضلع ڈیرہ غازیخان کا کوئی حصہ شامل نہ ہوگا ٭

جمعون کے علاقہ مین ۴ سے ۱۰ فروری تک ہیضہ کی کوئی واردات نہین ہوئی - کشمیر مین ۳۸ واردین اور ۳۱ موتین ہوئین - سرینگر خاص اور اسکے نواح مین کوئی واردات نہین ہوئی ٭

ایک اور موضع موسومہ اسمٰعیل پور واقع تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ مین جسکی آبادی صرف ۵۵ ہے طاعون وارد ہوا ٭

صوبہ ہذا کی ہفتہ وار طاعونی رپورٹ بابتہ ہفتہ مختتمہ ۱۲ فروری کے ہو جسمین ضلع جالندھر سے جہان پچھلے ہفتہ نکوئی موت ہوئی تھی نہ واردات - ایک کیس اور ایک ہلاکت کی خبر ملی ہے جو بنگہ تحصیل نواں شہر مین واقع ہوئی اور ضلع گورداسپور کے مواضع جہنیان گوجران - پنڈ برہمنان کھتھی - ہمرال - براری اور بٹرانہ مین جو تحصیل فتحگڑھ مین واقع ہین ۲۴ واردین ہوئین اور ۱۰ موتین - ضلع سیالکوٹ کے مواضع تنگری اور نہری کلان واقع تحصیل ظفروال مین ۲ واردین اور ایک موت ہوئی ٭

کراچی مین ۲۶ جنوری سے ۱۰ فروری تک طاعون کی ۱۲ واردین ہوئین اور ۱۰ موتین ٭

کوہ منصوری پر برف زور شور سے برفباری ہو رہی ہے - اور بھاری برفباری مین نوین دفعہ ہے - سردی بہت شدت پر ہے ٭

ملتان سے ۱۴ فروری کی تار خبر ہے کہ یہان کپاس کی فصل کو ایکبڑا نقصان پہونچا ہے جسکی کئی وجوہات بیان ہوئی ہین ٭

مختلف خبرین

سرکاری خبریں (منجانب گورنمنٹ پنجاب) رائے بہادر گوکل چند صاحب غیر متعہد طبی افسر پٹیالہ۔ پٹیالہ میں ڈاکٹر ہنڈلے کی اسامی پر ملازمت طبی پنجاب کی معمولی لائن پر واپس جائینگے۔

جی سی۔ ایل ہوول صاحب اسسٹنٹ کمشنر رخصت سے واپس آنے پر جہلم میں تعینات کئے جائینگے۔

لفٹنٹ بگ وورد ہملٹن صاحب سپرنیومریری اسسٹنٹ کمشنران امرتسر و راولپنڈی ماہ مارچ میں ایڈیشنل ڈیپارٹمنٹ کی اسامی پر علی الترتیب پشاور و ابو میں تعینات کئے جائیں گے۔

لالہ دیوان چند صاحب قائمقامان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور اور رائے صاحب ارجن داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لدھیانہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری کی امداد کیلئے منتخب ہوئی ہیں اور علی الترتیب منشی میراں بخش صاحب انبالہ سے اور منشی محتشم الدین صاحب جالندھر سے آکر انکو سبکدوش کرینگے میاں علم الدین صاحب منشی محتشم الدین صاحب کو لدھیانہ جانیکے قابل کرنیکے لئے رخصت سے واپس بلائی گئے۔

خبریں فوجی لائنوں کی تعمیر کیواسطے جن قبائل کی زمین لیگئی ہے گورنمنٹ آف انڈیا انہیں بطور معاوضہ دو ہزار روپیہ فی قریہ عطا فرمانا منظور کیا ہے

کلکتہ میں بارشیں برابر ہو رہی ہیں۔ منگل کو تمام رات زور کا مینہ پڑتا رہا۔

کوئین میموریل کے متعلق صوبجات مغربی شمالی کا جلسہ غالباً لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ ۲۰ر فروری کو یا اس تاریخ کے

لارڈ ایمپتھل گورنر مدراس وہاں سے نیلگری کو روانہ ہونے سے پہلے ضلع مالابار میں ایک مختصر سا دورہ کرینگے۔

لکھنؤ میں نگرانی اخبارات کے لئے ایک کمیٹی قایم ہونیکی جو خبر کچھ روز پہلے اڑی تھی وہ بے بنیاد نکلی۔

بوئر قیدیان جنگ کی ایک خاص تعداد کا ہندوستان میں رکھا جانا بالآخر حضور وائسرائے کشور ہند نے منظور فرمالیا۔ یہ لوگ علاقہ مدراس کے ایک دو مناسب مقامات میں رکھے جائینگے۔

بنگال میں ایک جدید نہری ڈویژن بنام چمپارن قایم کیا گیا ہے جس کا صدر مقام رام نگر میں ہوگا۔

قسمت پشاور کے کمشنر صاحب ہی غالباً جدید صوبہ آنریبل سر جارج رابرٹسن کے ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل مقرر ہونگے۔

وکٹوریہ سکالرشپ کے نام سے جو وظائف ہز اکسلنسی حضور لیڈی کرزن صاحبہ بالقابہا قیصرہ مرحومہ کی یادگار میں عطا فرمانے والی ہیں انمیں سے ہر ایک وظیفہ ۱۱ لغ ۲۴ روپیہ کا ہوگا۔

مہارانی کوچ بہار اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے دو سال کے واسطے انگلینڈ جاتی ہیں۔

دارجلنگ ریلوے ۱۲ر فروری سے پھر کھل گئی ہے۔

بندر کو لمبو خوب ترقی کر رہا ہے۔ اسکے لنگرگاہ کی توسیع ہو رہی ہے جس میں پانچ سٹیمروں کے لئے اور جگہ نکالی جائیگی اور اسطرح وہاں کل تین بڑی دخانی جہاز اور پانچ چھوٹے موٹے سٹیمر ٹھیر سکا کرینگے۔ کام شروع کر دیا گیا ہے

مالیر کوٹلہ میں قیصری یادگار بشکل "وکٹوریہ ہال" قایم کرنے کی تجویز ہے۔

لنڈن۔ ۱۵ر فروری۔ اخبار ٹائمز کہتا ہے کہ پنجاب کے مجوزہ تغیرات سے سرحد کے نازک تعلقات کا بڑی استحکام کے ساتھ انتظام ہو سکیگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے منظوری دی ہے کہ لاہور ویٹرنیری کالج کے تین طالب علم جنوبی افریقہ بھیجے جائینگے بشرطیکہ وہ کالج کے امتحان میں قابل اطمینان طور پر کامیاب ہو جائیں۔

نواب صاحب بہاولپور نے فیمین فنڈ میں ۳½ لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

مدراس کے مشرقی ساحل پر ۱۵ کو خوب بارش ہوئی نیل کی فصل کے متعلق خصوصاً شمالی سرکار میں اچھی

حضور پرنور ڈیوک آف یارک بالقابہ بموجب تار مورخہ ۱۵ر فروری کے۔ افتتاح پارلیمنٹ کے وقت بوجہ شدت سرما رونق افروز نہ تھے۔

لنڈن سے ۱۶ر فروری کی تار خبر ہے کہ کل جو خبر ڈیوک آف یارک کی علالت کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئی وہ صحیح نہیں تھی۔ آپ صرف سردی کے باعث محلوں کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔

بمبئی میں طاعونی اموات کی ترقی سخت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ بتین صد روزانہ تک نوبت پہونچی ہے

پھلور ریلوے سٹیشن کی نسبت سخت شکایت سنی جاتی ہے کہ باوجود فرسٹ کلاس سٹیشن ہونیکے وہاں پلیٹ فارم ٹکٹ کا دستور نہیں اسوجہ سے لوگوں کو بڑی دقت اور تکلیف ہوتی ہے جنہیں اپنے احباب و اقارب کو رخصت کرنا ہو انکو باہر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ امید کہ حکام ریلوے اس طرف توجہ فرما کر شکایت دور کرنے کی کوشش کرینگے۔

قیصرہ مرحومہ کی تاریخ وفات ایک صاحب نے اس مصرعہ سے نکالی ہے ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ۱۳۱۸ھ

ایک اور تاریخ وفات اس مصرعہ سے نکلتی ہے:۔ ع غم ڈکٹوریا نیست سوا یک ۱۹۰۱ء ایک اور اس بیت سے ۵ عین سن عیسوی میں آپ کر لیجئے شمار۔ انتقال پر ملال امپریس ڈکٹوریہ۔ ۱۹۰۱ء دیگر ے پے تسکین قلب مردہ من

ہاتف غیبی بگفت از چرخ چہارم۔ ملکہ شہر خموشان شد ۱۹۰۱ء دیگر دریغا حسرتا و الم ۱۹۰۱ء دیگر خبر ارتحال قیصر ہند ۱۳۱۸ھ

دیگر۔ غم و حسرت و یاس و رنج و قلق +

آسٹریلیا والوں نے ۱۳ سال کی ایک ترکیب نکالی ہے جس سے گیہوں کو گھن نہیں لگنے پاتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہندوستان میں یہ تدبیر سوچی جاتی جہاں ہزار ہا من گندم پیدا ہوتا ہے مگر خیر اب کم از کم یہی ہو کہ ہماری ہندوستانی رعایا بھی جو فن زراعت سے دلچسپی اور سروکار رکھتے ہیں اسطرف متوجہ ہوں لیکن زیادہ تر غور طلب یہ امر ہے کہ ملک کا غلہ ملک ہی میں کون رہنے دیتا ہے؟ پہلے اسکی فکر ہونی چاہیئے کہ ذخیرہ رکھنا تو بجائے خود رہا ہماری ضرورت کیلئے کافی مقدار ہی ملک میں رہنے دیجایا کرے۔

رمضان شریف کی ۱۰ تاریخ کو امیر المومنین حسب معمول نبی کریم صلعم کے خرقہ مبارک کی زیارت کو گئے ذرا آرام فرما کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صندوق کھولا اور زیارت کی۔ آپکے بعد جملہ وزراء و ارکان دولت و اعیان ملت نے نوبت بنوبت زیارت کی امیر المومنین اخیر تک تعظیم کھڑے ہوئے زیارت کراتے رہے۔ نماز عصر تک زیارت کا جلسہ رہا قاریوں نے آیات قرآنی تلاوت کیں۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوا کہ خدیو المکرم سوڈان کے دورہ پر ضرور تشریف لیجائیں گے۔

سلیمان بن ناصر والی زنجبار آستانہ علیا امیر المومنین کی زیارت اور دست بوسی سے مشرف ہوئے۔

جریدہ شام قمطراز ہے کہ امیر المومنین کا حکم ہوا ہے کہ کارخانہ بندوق سازی میں ۵ لاکھ کارتوس روزانہ تیار ہوا کریں۔

یمن میں حسب الحکم خلافت پناہی ایک جنگی گودام رہا کریگا جسکی تیاری ہو رہی ہے۔

گزشتہ مردم شماری کی رو سے ہندوستان میں اردو بولنے والوں کی تعداد ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ تھی۔ بنگالی ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ تلگو ۲ کروڑ۔ مرہٹی ایک کروڑ ۹۰ لاکھ پنجابی ایک کروڑ ۸۰ لاکھ تامل ایک کروڑ ۶۰ لاکھ گجراتی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ۔ کناری ایک کروڑ۔ اوڑیا ۹۰ لاکھ۔ ملائی ۷۰ لاکھ +

یورپ کے اخبارات ہندوستانی ریاستوں سے زیادہ دولتمند ہیں +

لاہور میں برقی طاقت کا کارخانہ قایم کرنے کی تجویز ہے +

ہز اکسلنسی کرنل سردار محمد اسمٰعیل خانصاحب بہادر بالقابہ سفیر کابل حسن ابدال سے لاہور تشریف لے آئے اور امروز فردا میں کلکتہ جانے والے ہیں۔

شکر ہے کہ ڈیوک آف یارک ولیعہد انگلستان مرض خسرہ سے شفایاب ہوئے حضور ممدوح آسٹریلیا کے افتتاح پارلیمنٹ کیلئے معہ ڈچس صاحبہ کے تشریف لیجائیں گے۔

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کا آیندہ ششماہی امتحان گورنمنٹ کالج لاہور میں ۱۵ اپریل سے شروع ہو کر چار یوم تک رہیگا

بلاتار پیام رسانی کے دو نو موجدوں میں سے ایک کرنیل ہیزیر جو اس تجویز کا بسداد شد و مد حامی تھا اب اس کو یقین آگیا کہ اس میں کامیابی ناممکن ہے۔

مسٹر جے ایچ ہیزجی پرنسپل کلکتہ ڈیف اینڈ ڈم سکول (بہرے گونگوں کا مدرسہ) عنقریب ہنگلون کے معالجہ کی ایک کلاس کھولنے والے ہیں +

حیدرآباد کا قافلہ حجاج گلبرگہ میں مقیم ہے مدت قرنطینہ ختم ہونے پر کراچی بندر کو روانہ ہونیوالا تھا مگر کراچی میں طاعون ہونیکی وجہ سے تا انتظام ثانی رکا ہوا ہے۔ محمد سراج نامی ایک شخص قافلہ سالار بنایا گیا ہے لیکن بقول مخبر دکن ان صاحب کی نسبت ابھی سے طرح طرح کی افواہیں سنی جا رہی ہیں چونکہ بمبئی اور چند دیگر مقامات کے لوگوں کو عرب جانیکی ممانعت ہے اسلئے محمد سراج کی نسبت کارعالی کو اطلاع ہوئی اور تا تحقیقات کیلئے لکھا گیا اس نے یہ اظہار دیا کہ میں مکہ کا باشندہ ہوں مگر سنا یہ جاتا ہے کہ دراصل وہ بمبئی کا رہنے والا ہے۔

انگلینڈ کی تازہ ترین خبر

[ایک چھپکڑی والے کی نا گہانی بربادی و درماندگی]

الگٹن کے جنوب مین حسین نام ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ یہ موضع رامر گیٹ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے "سپارٹنگ سٹریٹ فارم" جسکا نام کبھی آپنے سُنا ہوگا اسی جگہ پر ہے فارم مذکور اُن قریب منظروں مین سے ہے جو انگلینڈ کی دیہاتی زندگی کا سچا اور پورا پورا نمونہ ہین یا کہ وہ فارم یارڈ یعنی کھیت کا میدان فی نفسہ دلفریبی کی ایک تصویر ہے۔ اسکے ارد گرد تو اس سرے سے اس سرے تک درخت ہی درخت ہین۔ احاطہ کے اندر دیکھو تو کچھ اور ہی سماں دکھلائی دیگا چار و نظر بیشمار چھپر کی جھونپڑیان ہی جھونپڑیان پڑی ہین۔ مال مویشی بند ہوئے ہین۔ بھیڑ بکریان چر رہی ہین مرغیون کے غول دانہ دنکا چگتے پھرتے ہین۔ کھیت کی رکھوالی کرنیوالے کتے اپنی جگہ پاسبانی کے ٹھاٹھ مین چوکنے نظر آتے ہین۔ آدمیون کیطرف نظر کرین تو وہ آپ کو اُسی رنگ مین رنگے ہوئے ہین جو اس نظارہ کی جان ہی۔ یہہ لوگ بڑی مستعدی سے اپنے کام مین لگے ہوئے محنت مشقت کر رہے ہین انکی مصروفیت اور تگ و دو کا بجائے خود اس سین کی دلفریبی پر اور بھی اثر پڑتا ہے۔ سچ پوچھو تو انکی چلت پھرت اور نقل و حرکت۔ فارم کی چہل پہل اور مال و متاع کیطرف اشارہ کرکے یہہ کہتی ہی کہ **واقعی حرکت مین برکت ہے**۔ اس برکت بھری جگہہ مین ایک چھپکڑی والہ نسمی مسٹر جان فائل پا کر بھی ہوتا ہے جسکا گھر تو دراصل یہان سے قریب ہی "ایسبی نی زرز" نام ایک گاؤن مین ہے مگر وہ یہان روزمرہ بلا ناغہ آتا اور اپنا کام کیا کرتا ہے۔ +

ابھی تھوڑے دنون کا ذکر ہے کہ اخبار "کنٹ آرگس" کا ایک وقائع نگار مسٹر پارکر سے ملنے گیا وہان دیکھتا کیا ہے کہ وہ حضرت تو فارم یارڈ کے اندر اس مصروفیت کے ساتھہ اپنے کام کی رام دھن مین لگے ہوئے ہین کہ بقول شخصے، سر کھجانیکی بھی فرصت نہین۔ مگر چونکہ رپورٹر سے ملاقات کرنا بھی ایک ضروری کام ہی تھا اسلئے اس نے اپنے کاروبار کا تھوڑا سا ہرج کرکے بھی چند لمحے اس کام کے لئے وقف کئے اور رپورٹر کی جانب متوجہ ہوا تاکہ جن چند واقعات کی وہ (رپورٹر) تصدیق کیا چاہتا تھا اس کو کہہ سُنائے۔ +

مسٹر پارکر کی عمر دیکھو تو خاصی چالیس پچاس برس کی ہوگی یعنی بالکل بوڑھا نہین تو کم از کم ادھیڑ تو ضرور ہی ہوگا مگر جب اسکے تن و توش۔ اسکی تندرستی و صحت۔ اور اسکی چاق چوبند شکل صورت پر نظر کرکے دیکھا جائے تو ہرگز باور نہین آسکتا کہ یہہ شخص کبھی ایک دن کے لئے بھی بیماری آزاری مین مبتلا رہا ہوگا۔ لیکن اس نے خود اپنی زبانی گزشتہ صحت کے بارہ مین رپورٹر سے اس طرح بیان کیا:۔

کہنے لگا کہ "چند سال ہوئے کہ وجع مفاصل کے عارضہ سے میری کولہے رہ گئے اور چھ ہفتہ تک بُری حالت رہی میری کولہے مین سخت تکلیف ہوتی تھی مین لکڑی کے سہارے بمشکل گھسٹ گھسٹ کر ذرا ظہور سرک سکتا تھا۔ کام پر جانا تو بالکل چھوٹ ہی گیا اور اگرچہ بارہ ہفتہ تک مین ایک ڈاکٹر کے زیر علاج رہا۔ لیکن اس عرصہ کے گذرنے پر بھی میری یہ حالت تھی کہ بجز رینگنے اور گھسٹ کر چلنے کے اور کچھہ نہ ہو سکتا تھا۔ علاوہ اس ڈاکٹر کا معالجہ کرنے کے مین نے ویسے بھی ہر ایک دوا درمن کر دیکھی کہ شاید کسی سے آرام ہی ہو جائے۔ مگر کسی سے خاک بھی فائدہ نہین ہوا۔ +

رپورٹر نے پوچھا "پھر آخر وہ کیا چیز تھی جس سے تمہین آرام ہوا"

مسٹر پارکر نے جواب دیا۔ صاحب! اصل مین بات یہ ہے کہ مین نے کئی ایک اخبارات مین یہ پڑھا تھا کہ "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" نے فلان فلان امراض کو حیرتناک شفا بخشی ہے چنانچہ مینے بھی ایک بکس ان گولیون کا خرید لیا۔ پہلا بکس استعمال کرنے پر مجھے کچھہ کچھہ فائدہ معلوم ہوا۔ اب تو میری کسیقدر ہمت بندھ گئی اور اس دوا سے شفا کی امید قوی ہو گئی تو پھر دوسرا بکس لیا اسکو بھی کھا چکا تو میری صحت مین اور بھی نمایان ترقی ہو گئی اور قبل اسکے کہ مین تیسرا بکس ختم کرون میرے پھر از سر نو خاصے چلنے پھرنے لگا اور کام کرنے کے قابل ہو گیا۔ اب مجھے اس بات کا پکا یقین ہے کہ ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز ہی نے مجھے اچھا کیا اور کسی دوا نے نہین۔" مسٹر پارکر نے یہ بات بڑا زور دیکر کہی جسکا یہ مطلب تھا کہ واقعی ان گولیون ہی نے اوس کو شفا بخشی۔ نہ کہ اور کسی دوا نے۔

رپورٹر نے دریافت کیا "کیون صاحب پھر بھی تمہین کبھی اس مرض کی شکایت ہوئی؟"

اوس نے جواب دیا: "نہین صاحب پھر تو کبھی اس موذی مرض نے عود نہین کیا۔ مین تو ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کا نہایت ہی ممنون احسان ہون کہ انہون نے مجھہ کو یقینی اور کامل شفا بخشی۔ جو کچھہ مین نے بیان کیا اس کو اگر تم مشتہر بھی کر دو تو مجھے اُس پر اعتراض ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ اجی بلکہ میرا تو یہانتک خیال ہے کہ اگر میری یہ سرگذشت دیگر خلق اللہ کے کانون تک پہونچی تو مین گویا ایک طرح سے مستحق ثواب ٹھیرون گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ اور لوگ بھی جنہین خدانخواستہ میری سی خطرناک بیماری کا سامنا ہو وہ اس عجیب و غریب دوا کے فوائد سے آگاہ ہو کر فیض اٹھا سکینگے ورنہ جن بیچارون کو اس کی حیرت خیز تاثیرات کی خبر ہی نہ ہو گی وہ اس سے مستفید کسی طرح ہو سکتے ہین یہی وجہ ہے کہ مین نے ان گولیون کی اکثر اشخاص سے سفارش کی ہے۔ اور اب بھی مین یہی کہتا ہون کہ مجھے تو جہان کہین موقع ملے گا ان گولیون کی سچی تعریف ہی کرون گا۔ اور صاحب! بات بھی واجبی ہے کہ بھلا مین ایک مرحق کو چھپاؤن کیون؟ اور پھر حق بھی ایسا کہ جو مصیبت زدون کے حق مین اکسیر کا حکم رکھتا ہو۔ (رشک) دوست! مجھے تو اس بات کا یقین ہے کہ ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز استعمال نہ کرتا تو بھی مین جو اس وقت آپ کے سامنے ہٹا کٹا موٹا شٹنڈا بیٹھا ہون بلاشبہ لنگڑا دین ہوتا۔ یا لولا لنجا اور خدا جانے کیا کچھہ ہو گیا ہوتا یہی باعث ہے کہ اس شفایابی پر مین خدا کا لاکھہ لاکھہ شکر ادا کرتا ہون۔" مسٹر پارکر کا پتہ یہ ہے۔ نہ ایسبی نی از کوٹیج سپارٹنگ سٹریٹ یتصل امز گیٹ"۔ اور یہ بات اس جگہ کے لوگون سے کچھہ پوشیدہ نہین ہے کہ اسکی خوش نصیبی تھی جو اس نے ایسی خطرناک اور نہایت تکلیف دہ بیماری سے رہائی پائی جو کھلی ہوا مین زندگی بسر کرنے والے لوگون مین کثرت سے دیکھی جاتی ہے۔ کیون کہ وہ نیک مرد کوئی موقع ہاتھہ سے نہین جانے دیتا اور حتی الامکان ہر جگہ اس بات کا ذکر چرچا کرتا رہتا ہے کہ کیونکر اسے مذکورہ موذی مرض سے نجات ملی۔ "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" نے صرف یہی نہین کہ وجع المفاصل بالکھیا مین اپنی حیرت ناک تاثیرات کا کرشمہ دکھلایا ہو بلکہ انہون نے اور بھی ایسے جملہ امراض کو شفا بخشی ہے جو کمزوری اعصاب بے اعتدالیون اور ناتجربہ کاری کی غلط کاریون سے یا گرم ممالک مین رہنے سے پیدا ہوتی ہین مثلاً جگر کی بیماریان۔ ملیریا کے بخار یا بخار کی دیگر اقسام کے بعد کا اثر خذر لو کو موٹرائے تکسی (جن مین سے اخیر تو معمولی ادویہ سے کبھی جاتی ہی نہین) عرق النسار۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ دردسر۔ عصبی امراض قلب اور وہ بیماریان جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہین مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل بدہضمی دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض۔ چہرہ کی زردی اور دبلاپن یہ گولیان (جو مرد عورت دونون کیلئے یکسان مفید پڑتی ہین) دو انچ لمبے اور دو پیسہ برابر گول بکسون مین فروخت ہوتی ہین۔ اوپر باہر کو گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جن پر پورا نام (سات الفاظ) ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے دو روپیہ فی ڈبہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہین۔ ہندوستان، برہما اور لنکا کے تمام بازارون مین دوافروشون کی دوکانون سے مل سکتی ہین

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ دموور رتنسی ۲۷ کالبادیوی روڈ بمبئی نمبر ۵۸ کینگ سٹریٹ کلکتہ مین ان کی بجائے اور دواخواہ کہلی یا بند بکتی ہو بالکل نکمی ہے +

تعلیم عملیات

خبر عملیات بکار شفا
بمل عملیات پیشگوئی تسخیر
کلاسمات پیشگوئی بذریعہ
استفتاء خط از روح بزرگان سے
جوابات مسئلہ

جنتری سنہ ۱۹۰۱ جسمیں علاوہ تاریخوں کے نہایت ہی کارآمد مفید معلومات درج ہیں۔ مفت نذر +

فارم تشخیص امراض منگا کر دیکھئے کہ مرض قابل علاج ہے یا نہیں اگر ہے تو کب تک صحت ہوگی مفت نذر

شربت مقوی اعصاب

شربت مقوی اعصاب کی بوتل چار روپے (للہ)

عصائے پیرِ جوانوں کا سچا دستگیر مرد جبتک نڈر رہے مرد ہو تو اُس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ مردی کیا چیز ہے؟ مردی نہ صرف ہوائے نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اُس حرارت عزیزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے + جبتک جسم میں یہ قوت خدائی اپنے وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر پیدا ہو بھی جائے تو ٹھہر نہیں سکتا۔ جو مختلف امراض جسم انسان میں پیدا ہوتے ہیں وہ صرف اسی طاقت خدائی کے کم ہونے سے ہوتے ہیں۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے۔ اِس مرکب کے استعمال سے کمی ناقت نسیان تکان نہیں ہونے پاتا۔ بدن کو کندن بناتا ہے۔ روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے۔ اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ تکان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ تھوڑے کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹہ سے زیادہ کام کرنے بھی نہ تھکینگے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ تکان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں خراب کر بیٹھے ہوں۔ جس سے دماغ درست ہو نہ ذہن نہ یاد۔ نہ معدہ درست ہو نہ مثانہ۔ نہ جگر نہ پٹھے۔ تھوڑے کام سے سر درد کرتا ہو چلنے میں ٹانگیں بدلگام ہوتی ہوں منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہو۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہو۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں کفایہ میں بجائے خوش ہونے کے مغموم ہو جاتے ہوں۔ تو یہ خونخوار دوا کھایئے۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ اُن مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ علاج ہے جسکی تکلیف آپ مارے شرم کے کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ یہی ایک دوا ہے جو جسم سے دشمن کے پرانے قبضہ کو ایک ہی پیٹی میں اُٹھا دیتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آیندہ بدوضع نسلیں جن کے منہ نہ دیکھے ہاتھ پیر سوکھے معدے تباہ پیدا نہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھیئے۔ کمزوری اور بدصورتی بموقت بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں ہمارے گناہ قد۔ سوکھے سڑے بے ڈول معصوم۔ کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی زندہ تصویر سامنے ہیں ہمارے قاعدہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ زمانہ ترقی میں چاہیں کہ وہ جوان ہو کر آپ کو نیکی سے یاد کریں تو اسکو استعمال کیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے وہ مصیبتیں جھیلتے جھیلتے اور دکھ سہتے سہتے جب یہ سمجھیں گے کہ یہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فاتحہ خیر سے یاد کریں۔ یہ مرکب آیندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی تکالیف کے ازالہ میں بے مثل و بے مثال دوا ہے۔ آپ اسکے استعمال سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بزدل کو جوانمرد۔ جواں مرد کو ممتاز۔ بوڑھے کو صاحب کار بنانا اس کا معمولی کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کے بعد شادی کو داعی خانہ آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اسکو رفیق بنایئے

قیمت فی بوتل چار روپے (للہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ساتھ ہوگا۔

طلائے اناور

خلاف احکام فطرت افعال کا نتیجہ نہ صرف اعضاء کو بیکار کر دیتا ہوتا ہے بلکہ اُن غلط کاریوں سے زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ مقامی نقص نہ صرف ان کو تباہ کر دیتا ہے۔ بلکہ آلات ہضم آلات خون کے بگڑنے سے زندگی کے تمام اعضا خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسی غلطی کر چکے ہیں جس سے اس شعر کے مصداق ہوں ؎

زندگی لاچارہ مایوس درگاو افتادہ است
شاد باید زیست تن ناشاد باید زیستن

یہ اُن عوارض کو دور کر دیتا ہے جو اپنے ہاتھوں خرید کئے گئے ہوں۔ مردہ عضلات کو تازہ کرتا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے افعال ناشائستہ کی تلافی کرتا ہے۔ رجویت پر سے بدنما دھبہ اٹھا دیتا ہے۔ یہ دعوے علمی اصول پر مبنی ہے کوئی زبانی خرچ نہیں۔ فیتولہ چار روپے (للہ)

جوہر عشبہ

جوہر عشبہ جس کو سارس اپریلا کہتے ہیں یہ ایک بوٹی ہے جو ہزاروں سال سے ہر فرقہ ہر مذہب کے یکساں ڈاکٹروں سے بیدوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی دوسری مدر مصفی خون نہیں خون فاسدہ کو سمیت سے صاف کرنا اسی کا کام ہے غلاظت کو نکال کر خون کو پاک کر دیتا ہے۔ رنگ سیاہ سرخ بناتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں۔ خارش سناصور۔ دنبل۔ بھگندر۔ بدنما اور پٹھوں کا درد۔ رنگین ماہ۔ خنازیر گنہنہ وغیرہ کو دفعیہ کے لئے یہ اکسیر دوا ہے۔ ڈاکٹری ولایتی بنے ہوئے ہماری مزاجوں کے موافق نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ گرم اور بوجہ آمیزش شراب ممنوع ہیں +

قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ)
" خورد دو روپیہ (عہ)

زعفران مقوی مادہ

خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ قوت ناظرہ بڑھاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہے۔ پرانی سے پرانی شکایات دور کرتا ہے۔ ہر ہفتہ کی قیمت ۴ تولہ (عضر) + ہاضم الطعام

زعفران السلطان

اس میں عاوضہ سے مستوسات کا اضافہ ہے اول تو اس کا استعمال ہی دماغ کو روشن کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مقوی دماغ و اعصاب ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ ہر ہفتہ کی قیمت ۴ تولہ (عضر) +

زعفران مقوی دماغ

سرمہ مقوی دماغ

دودھ کرنے کی دوا

حب دافع قبض

حب دافع یرقان

حب دافع تشنج

حب دافع تشنج اطفال

حب دافع ضعف باہ

حب دافع ضعف کبد

حب دافع ضعف معدہ

حب دافع ضعف مثانہ

حب دافع ضعف جگر

حب دافع ضعف ریہ

حب دافع ضعف قلب

حب دافع ضعف دماغ

حب دافع ضعف اعصاب

حب دافع ضعف ہضم

حب دافع ضعف کلیہ

حب دافع ضعف مثانہ

ایک ہزار روپیہ انعام!

خرچ آمد رفت کے علاوہ اُس شخص کو دیا جائیگا جو ان گولیوں کے اجزاء کے بغیر ان سے اچھا مقوی گولیوں کا ڈاکٹری نسخہ بتاوے

آئینہ صداقت

ڈاکٹر جے مچل بروس ایم اے ایم ڈی لنڈن فیلو آف دی رائل کالج آف فزیشنز آف لنڈن فزیشن اینڈ لکچرار اون میڈیسن چیرنگ کراس ہاسپٹل ممتحن میٹریا میڈیکا یونیورسٹی آف لنڈن کو کا دماغی ضعف اور عصبی و عضلاتی کمزوریوں میں نہایت ہی مفید ہے۔ اسکے استعمال سے شراب اور افیون کے بدعادات چھوٹ جاتے ہیں +

ڈاکٹر ڈبلیو ہیل وائٹ ایم ڈی ایف آر سی پی لیٹ اگزامینر میٹریا میڈیکا ٹو دی لنڈن ہاسپٹل مصنف ٹکسٹ بک آف جنرل تھریپیوٹکس :- کو کا کمزوری کو رفع کرتا ہے دماغی اور جسمانی طاقت کو بڑھاتا ہے اور اس سے طبیعت کو بوجہ محرک ہونے کے تسکین اور راحت حاصل ہوتی ہے اسکا استعمال عصبی اور عضلاتی کمزوریوں میں نہایت مفید ہے +

ڈاکٹر ولیم مارٹینڈیل ایف سی ایس لیٹ اگزامینر آف دی فارماسیوٹیکل سوسائٹی اینڈ لیکچرر آف فارمیسی و ڈاکٹر ڈبلیو ولیسٹ کاٹ ایم بی لنڈن :- ڈمیانا نامردی۔ کمزوری۔ جریان کے واسطے نہایت مفید ہے۔ مرض استمناء کو دور کرتا ہے اور ضعف دماغ و انجوکیا میں یہ دوا نہایت مفید ہے۔ کوکا کمزوری عصبی و عضلاتی میں بڑا مفید ہے اور ضعف معدہ کو دور کرتا ہے۔ شراب اور افیون کے عادات چھوڑانے کے لئے تیر بہدف ہے +

ڈاکٹر ہنری بینرلی وڈ ڈاکٹر ڈبلیو ارڈ آف فارماسیوٹیکل سوسائٹی :- کوکا کمزوری اور نامردی کے واسطے عجیب دوا ہے اور ڈمیانا ضعف کو فائدہ کرتا ہے اور محرک و مدر بول تسلیم ہو چکا ہے +

دی لنسٹ لنڈن :- کوکا مقوی اعصاب ہونے میں اعلےٰ ہے +

آئینہ صداقت

ڈاکٹر پیٹرسن وائیٹ ایف ایل ایس ایف ایس سی ایس :- ڈمیانا مقوی ہے۔ جسمانی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ کوکا عصبی اور عضلاتی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ طبیعت کو تحریک دیتا ہے اور ان شخصوں کو بہت مفید ہے جو شراب اور افیون کی عادت کے باعث اپنی طاقت کھو چکے ہوں۔ اسکے استعمال سے شراب اور افیون کی عادت دور ہو کر طبیعت بحال ہو جاتی ہے +

ڈاکٹر ہاورڈ لیسچر پریزامیڈ لسٹ و مصنف ایلیمنٹس فارمیسی ڈمیانا ضعف و کمزوری کو فائدہ کرتا ہے اور کوکا شراب و افیون کی عادت چھوڑا کر طبیعت کو درست کر دیتا ہے +

ڈاکٹر الفریڈ بینگ گیرڈ ایم ڈی فیلو آف دی رائل کالج آف فزیشنز آف لنڈن کوکا عام کمزوریوں میں نہایت عمدہ علاج ہے +

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب ایم بی مصنف مفید عام و تشخیص امراض وغیرہ میڈیکل آفیسر ریاست پٹیالہ :- ڈمیانا محرک دماغ ہے۔ گردہ اور رگوں پٹھوں کو خاصکر تحریک و تقویت دیتا ہے مقوی مبہی۔ ملین۔ مخرج صفرا اور مدر ہے ضعف اور جریان میں نہایت فائدہ بخشتا ہے ضعف قلب اور گردہ میں بھی نہایت مفید ہے۔ کوکا محرک مقوی دماغ و رافع تکان ہے۔ ضعف عصبی و عضلاتی لاغری کو بھی فائدہ بخشتا ہے۔ عادت شراب و افیون کے چھوڑانے میں بے مثل ہے +

ڈاکٹر فیری ول۔ ایم ڈی کوکا بلحاظ مقوی اعصاب ہونے کے اپنا ثانی نہیں رکھتا +

ڈاکٹر مارٹن کی

نروائن ٹانک پلز

ہی حیات افزا قوت تقویت دہندہ

NERVINE TONIC PILLS

ان گولیوں کے بڑے اجزا اکسٹراکٹ ڈمیانہ اکسٹراکٹ کوکا اکسٹراکٹ نکس وامیکا اور فری فاسفیٹ وغیرہ ہیں جنکو لنڈن کے مشہور و معروف دواسازان مسرز برگاٹن برجز اینڈ کمپنی و مسرز ہیولٹ اینڈ سن (گورنمنٹ کنٹریکٹرز) وہیرنگ اینڈ کو وغیرہ وغیرہ تیار کرکے بھیجتے ہیں۔ یہ وہ گولیاں ہیں جنکے اجزاء کے فوائد و خواص کی نسبت مشہور اور فاضل اجل ڈاکٹروں نے غایت درجہ کی توصیف و ثنا فرمائی ہے نامردی اور کمزوری کے ذریعہ کے واسطے ان سے بڑھکر کوئی دوا خیال نہیں کیجاتی۔ یہ گولیاں قوت غریزی کو چمکاتی ہیں۔ دل کو خاطر خواہ نشاط و فرحت پہنچاتی ہیں۔ ضعف اور خشکی دماغ کو سریع التاثیر ہیں۔ وہ اشخاص جو عین عالم شباب میں فواحشات اور ناشائستہ حرکات کے باعث اپنی جوانی کو تباہ کرکے مایوس ہو جاویں اور اپنے آپ کو زندہ در گور خیال کریں انکو تمام خود پیدا کردہ آفات سے مخلصی دیتی ہیں اور گم شدہ طاقت کو بحال کرتی ہیں۔ لاغری بیرونقی کاہلی دور کر دیتی ہیں۔ معدہ کی شکایتیں رفع کرتی ہیں بدن کو تازہ اور خوش رونق بناتی ہیں۔ بھوک اتنی بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ میں وہ جودت آتی ہے کہ ادھر کھایا اُدھر ہضم و فارغ ریاح ہیں۔ جگر کی خرابیوں کی اصلاح ہیں۔ چند ہی دنوں میں رنگت یاقوت کی طرح دمکنے لگتی ہے +

نامردی۔ جریان۔ کمزوری ضعف دماغ ضعف اعصاب کا نام تک نہیں رہنے پاتا تولید۔ تغلیظ۔ تصلب عصب میں بعید ہیں۔ افیون و شراب و چانڈو کے عادات چھوڑانے کے واسطے تریاق ہیں۔ عموماً نوجوان بوجہ عیاشیوں اور بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے خراب خستہ ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر اظہار بیماری نہیں کرتے مگر بوجہ شرمساری شب و روز حسرت بھری آہیں بھرا کرتے ہیں ان کے حق میں یہ رشک اکسیر مائدہ جان اور قوت روان ہیں۔ انکے استعمال سے ضعیف الہمم دوبارہ قوت جوانی حاصل کر سکتے ہیں اور تمکے از کار رفتہ اشخاص دوبارہ عالم توانائی دیکھ سکتے ہیں +

قیمت ۶۰ گولی دو روپے (عام) ۱۲۰ گولی چار روپے (للعہ)

طلائی برقی

فیشیشی دو روپے

یہ روغن ایام جوانی کی بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے تمام نقصوں کا دافع رگوں پٹھوں کی کمزوری کو سریع نافع ہے اسکی مالش سے بلا تکلیف چھالوں دانوں کے رگ پٹھے درست ہوتے ہیں اور رطوبات فاسدہ خشک ہو کر دوران خون ہوتا ہے فیشیشی عام

نوٹ :- جن اشخاص نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو نکما بنایا ہے انکے لئے طلائے برقی اور گولیوں دونو کا استعمال لازمی ہے + (محصولڈاک گولیاں و طلا چھ آنے ۶ر) +

انکے علاوہ ہزاروں شہادتیں ہیں

تمام فرمائشیں بنام محمد امام الدین ایلوپیتھک سپیشلسٹ امرتسر

فیروز الدین

جوب خیری کی ایجاد کردہ مشہور عالم عجیب و غریب مقوی دائمی

جوب خیری

جوب خیری کی تاریخ ایجاد سے اسوقت تک ملک کا کوئی صوبہ یا ضلع خالی نہیں رہا جہاں اس کے فائدوں کا چرچا اور شہرہ نہ ہو +

جوب خیری

کے فائدوں کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ملک کے ڈاکٹر انجینیر اور دیسی حکیم ہم سے منگا کر اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کرتے ہیں

جوب خیری

نامردی ضعف ضعف اعضاء سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ کمی اشتہا

دغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوائی ہے جو اپنی آپ نظیر ہے +

جوب خیری خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ جوانی اور بچپن کی غلط کاریوں اور بے احتیاطیوں کے نقص دور کرنیوالی دوائی ہے اور ان لوگوں کو دوبارہ شباب کا لطف دکھاتی ہے جنکو کثرت مواحشات و مسکرات نے بالکل نکما کر دیا ہو +

جوب خیری وکلاء اور عام مطالعہ کرنے والے حضرات اور امتحان کے امیدواروں۔ طالب علموں۔ سکول ماسٹروں اور دماغی محنت سے کام لینے والوں کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ ہے +

جوب خیری تین بکس کا ایک کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل گم شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ مگر معمولی کمزوری صرف تین روز میں دور ہونے لگتی ہے۔ قیمت فیکس ۴۸ گولی ڈیڑھ روپیہ عہ

روغن طلا

ایام جوانی کی غلط کاریوں کے کل نقائص بغیر کسی قسم کی تکلیف دہ پرہیز کے دور کر کے دوران شباب دکھلاتا ہے

نامردی اور سستی اعصاب کے لئے یہ روغن اکسیر ہے۔ ایسے مریض کو اسکی ہمراہ جوب خیری کا استعمال ضروری ہے تاکہ جلدی فائدہ ہو فیشیشی (عہ)

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام

ایل۔ ایم۔ ایس

صاحب ڈاکٹر شفاخانہ حضور نواب صاحب بہاولپور و والئے ریاست

کارخانہ کی مشہور جوب خیری کی گولیاں ضعیف الدماغی اور تمام مردی کے لئے بہت ہی مفید اور قابل تعریف ہیں علاوہ بریں گولیاں بدن کو مضبوط و طاقتور بنانے کے لئے بے نظیر ہیں

حکم رکھتی ہیں۔ پبلک کا فرض ہے کہ اس عمدہ دوائی سے فیضیاب ہو +

جناب ڈاکٹر شیخ غلام محمد صاحب

اسسٹنٹ سرجن فاضلکا ضلع فیروزپور

جوب خیری واقعی ایک بے نظیر دوائی ہے ہمارے گھر میں ہمیشہ موجود رہتی ہے +

جناب

ڈاکٹر ریاض الدین صاحب

از مقام فورٹ مارٹن

جوب خیری یعنی فیروز نزوائین ٹانک پلز ضعف عام کمزوری

جناب

ڈاکٹر عبدالحمید صاحب

از مقام لاہور

کا ٹھیک انگلش کلاس میڈیکل

پیٹنٹ دوائی جوب خیری کے تین بکس استعمال کرنے سے بالکل فائدہ ہوا +

جناب

ڈاکٹر

از مقام

جوب خیری

جناب

صاحب

مطبوعہ ۱۸ فروری ۱۹۰۱ء
وکیل نمبر ۴۷ جلد ۶ ۱۰۱

ممیسے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ سرجن میجر آئی آکلسٹ صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز نامگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دُھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخواص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیری کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ✣

المشتہر۔ پروفیسر متیا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

تازہ سندات — اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار متیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دُھندھ۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کا ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ✣

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ✣

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدمجش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار متیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ اتم دیوی عمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اتنا فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اُس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی ✣

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ✣

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار متیا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندھ ہو یہ سرمہ بیحد مفید ہے ✣

راقم ڈاکٹر برج لعل گوسوامی رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ✣

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار متیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ✣

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ✣

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیری کے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

روزبازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا ✣